یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔
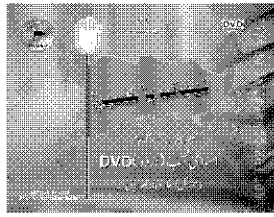
منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

احترامِ محرّم
اور
آدابِ عزاداری

ترشحِ قلم

شمس العلماء علّامہ ناصر سبطین ہاشمی فاضلِ ایران

پرنسپل: باب العلوم ملتان

امیر العلماء اکیڈمی ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و آل محمد

آدابِ عزاداری

اور

احترامِ محرّم

ترشح قلم

شمس العلما علامہ ناصر سبطین ہاشمی

پرنسپل: باب العلوم ملتان

امیر العلماء اکیڈمی

شناسنامہ کتاب

نام کتاب:۔ احترام محرم اور آداب عزاداری

تالیف:۔ شمس العلماء علامہ ناصر سبطین ہاشمی

کمپوزنگ:۔ محمد ریاض

ناشر:۔ امیر العلماءؒ اکیڈمی ملتان

تعداد:۔ 1000

اشاعت اول:۔ نومبر 2010ء

قیمت:۔ 180/-

رابطہ نمبر:۔ 0300-7336499

ملنے کا پتہ:۔ افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور۔ مکتبۃ الحسین نواں شہر ملتان۔

انتساب!

مدافع تشیع، مبلغِ اسلام، فخر المحققین ، عمدة الواعظین،
سلطان المتکلمین ، مفید الملت و الدین،
امیر العلماء علامہ

امیر محمد ہاشمی تونسوی

فاتح چوٹی نوراللہ مرقدہٗ الشریف

کے نام

لوحِ صفحات

ضروری ہے!!

خداوند عالم کا حمد اور شکر ادا کرنا نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ اس نے انسان کو خلق فرمایا اور اسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا......اور یہ بھی حقیقت ہے کہ

من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق

جو شخص مخلوق کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔

اس لئے میں اپنے تمام احباب کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے دشتِ تحقیق میں ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور ان میں سے محقق عصر علامہ ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی اور مؤرخِ آلِ محمد مولانا محمد ثقلین گھلو ناقابلِ فراموش ہستیاں ہیں۔

شمس العلماء علامہ
ناصر سبطین ہاشمی

آپ نہایت ہی مشہور علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا خاندان علم وعمل، تبلیغ دین اور نشر مذہب حقہ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ آپ کے بزرگان نے بے لوث دین کی خدمت کی ہے۔ امیر العلماء علامہ امیر محمد ہاشمی تونسوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی اس بات کا بین ثبوت ہے۔ انہوں نے ساری زندگی تبلیغ دین میں گزاری۔ اور کئی مقامات پر مذہبِ حقہ امامیہ اثناء عشریہ کے لیے مناظرات کیے۔ اور ہزاروں لوگوں نے آپ کی سعی جمیلہ سے مذہب حقہ کو قبول کیا۔ ان میں سے نارووال، ککڑ ہٹہ، پُل باگڑ، چوٹی زیریں کے مناظرات قابل ہیں۔ چوٹی کے محاذ میں کئی ماہ تک مسلسل دین کا دفاع کرتے رہے اور بالآخر وہ محاذ فتح کر کے چھوڑا اور فاتح چوٹی مشہور ہوئے۔ خداوند عالم نے انہیں اخلاص کا یہ صلہ دیا کہ ان کے فرزند ارجمند خلف الرشید سلطان العلماء ابوالفصاحت علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ پوری دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اور صحیح معنوں میں مبلغ دین ہیں۔ ان کی ہزاروں موضوعات پر تقاریر ریکارڈ ہیں۔ اور ان میں ایسے لاتعداد موضوعات ہیں جن کے بارے میں بڑے بڑے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ان کی مجالس کا خاصہ

یہ ہے کہ دو حصے اردو ہوگا تو کم از کم ایک حصہ عربی عبارات، احادیث اور آیات قرآنی ضرور ہوں گی۔ تقریباً ہر موضوع پر ان کا خطاب ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ جو لوگ ان کے مخالف ہیں وہ بھی ان کے خطابات اور بیانات یاد کر کے مجالس پڑھتے ہیں۔ واقعاً سلطان العلماء کی خطابت ایک اہم، منفرد اور نایاب باب ہے۔ ان کا اندازِ بیان الگ تھلگ ہے، اُن کی مجالس اور تقاریر میں تکرار نہیں ہوتا۔ انہوں نے ایک مجلس یا ایک موضوع کو دو بار کبھی بھی نہیں پڑھا ہے۔ علامہ غضنفر عباس ہاشمی ملت اسلامیہ کا سرمایہ اور علم کا سمندر ہیں۔ علامہ صاحب ہمیشہ مدلل گفتگو فرماتے ہیں۔ ان کے ہر جملے سے تحقیق کی خوشبو آتی ہے۔ ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' کے مصداق اس گھرانے پر خداوند عالم نے مزید یہ احسان فرمایا کہ انہیں شمس العلماء علامہ ناصر سبطین ہاشمی کی شکل میں ایک اور تحفہ عطا کیا۔ علامہ ناصر سبطین ہاشمی کی بچپن ہی میں سلطان العلماء نے تربیت کی ہے۔ اور ان پر خصوصی توجہ فرمائی۔ جس کا ثمر انہیں اپنی زندگی میں ملا ہے۔ آپ نے عصری علوم سے فراغت کے بعد علم دین حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ پاکستانی مدارس میں پڑھنے کی بجائے عازم ایران ہوئے۔ پاکستان سے آپ گریجویشن کر کے دینی تعلیم کا آغاز کیا اور وہاں خوب محنت اور دِقت سے علم حاصل کیا۔ جب کہ ان کے یہاں ہم عصر تو ہیں ہمسر کوئی نہیں۔ آپ ایران میں دس سال کئی ماہ تک تلاش علم کے لئے سرگرداں رہے۔ آپ نے وہاں کئی علوم پڑھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، منطق، کلام، فلسفہ، صرف، نحو، معنی، بیان، بدیع اور عروض شامل ہیں۔ پھر کمال یہ ہے کہ علامہ صاحب ان جملہ علوم متداولہ پر دسترس رکھنے کے باوجود انکساری، عجز اور محبت کے پاکیزہ جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں۔ انہیں ایک

بار ملنے والا شخص دوبارہ ملنے کی خواہش رکھتا ہے۔ جب آپ تعلیم مکمل کر کے 2004ء میں وطن واپس آئے تو آپ نے ملتان میں ایک مدرسہ میں پڑھانا شروع کیا۔ وہاں پر تقریباً دو سال تک بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ بعض وجوہات کی بناء پر مدرسے سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور تبلیغ دین یعنی خطابت میں مشغول و مصروف ہو گئے۔ ایک سال کے بعد آپ مدرسہ باب العلوم میں آ گئے تو تین سال سے بطور پرنسپل ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ آپ نہایت ہی قابل مدرس، مدبر اور منتظم ہیں۔ مدارس کے نشیب و فراز اور تدریس کے اہم نکات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ طرزِ تدریس نہایت ہی دلکش اور پُر اثر ہے۔ انداز پُر کیف اور مسرور کن ہے۔ فقط پاکستان میں ہی نہیں بلکہ ایران میں بھی مغنی اللبیب کا درس ایرانی طلاب کو پڑھاتے تھے۔ آپ نے ادبیات عرب نہایت ہی دقت سے پڑھے ہیں اور فقہ اور اصول میں نہایت ہی محنت کی ہے۔ اس کا ثمر ان کی کتب، تراجم، تحریر و تقریر میں عیاں ہے۔ کتاب دوست ہیں ان کے پاس اپنا ذاتی بہت بڑا کتب خانہ موجود ہے۔ اور واضح رہے کہ ان کے چھوٹے بھائی علامہ نیاز عباس ہاشمی بھی فاضل قم اور تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

آپ کے اساتذہ کرام:

۱۔ محقق عصر مہدی خاتمی حفظہ اللہ تعالیٰ

ان نے ہدایۃ النحو، صمدیہ، تصریف المنطق اور نہج البلاغہ پڑھی۔

۲۔ علامہ ابو معین حمید الدین حجت ہاشمی خرسانی

ان سے سیوطی، حاشیہ، مغنی اللبیب، شرح نظام، مطول اور معالم پڑھی

اور خصوصی دروس میں بھی شرکت کی۔

۳۔ آیت اللہ فقیہ سبزواری سے مسجد گوہر شاد میں لمعہ پڑھی۔

۴۔ مجتہد العصر شیخ علی محمد پور بیر، جندی سے اصول فقہ اور رسائل پڑھی۔

۵۔ مرجع شیعت آقائے شاہرودی سے مقاصد اور رسائل بھی پڑھی۔

۶۔ مجتہد زمان آقائے سید حمزہ موسوی سے مکاسب پڑھی۔

۷۔ آقائے سید جعفر سیدان سے کتاب توحید شیخ صدوق پڑھی۔

۸۔ آقائے آیت اللہ شاہرودی سے کفایہ پڑھی۔

۹۔ حضرت آیت اللہ فلسفی کے درس خارج میں بھی شرکت کی۔

تلامذہ:

علامہ ناصر سبطین ہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردان مشہد مقدس اور قم میں زیرِ تعلیم ہیں۔

سید جاوید الحسن رضوی (سابق پیش نماز حویلی مرید شاہ)، اکبر رضا بھٹی (پیش نماز شاہ ستار میلسی)، سجاد حسین بلوچ، محمد اکبر موالی (پیش نماز کوٹ چھٹہ)، اظہر عباس، ضامن عباس، جاوید حسین، رشید الحسن، شاہد حسین، اسد عباس، نیاز حسین، مجاہد حسین، صفدر حسین، اعجاز حسین، امجد اکبر، جاوید حسین بلوچ، مخدوم سلیم رضا، حافظ غلام حسین، محمد رمضان۔

پاکستان میں زیرِ تعلیم شاگردان:

غلام مصطفیٰ صادقی، حافظ غضنفر رضا، کاشف حسین لوہار، محمد ثقلین، لعل حسین،

قسور حسین، محمد الیاس، ناظم حسین نقوی (پیش نماز میلسی)، منتظر شاہ، حسن سردار، علمدار حسین، حافظ محمد امیر ریٹائرڈ پرنسپل گیلانی لاء کالج، محمد سجاد اکبر، محمد علی گل، ساجد چانڈیہ، مرید شاہ، عمران بلوچ، علی عباس نقوی، ابوذر، سید فرزان زیدی (پیش نماز سندھ) وسیم گجر۔

تالیفات:

☆ ''مقتل محسن'' ☆ ''اثبات ولایت تکوینیہ'' ☆ ''دفع الریب عن علم الغیب''

☆ ''نور الانوار'' ☆ ''مشارق انوار الیقین'' ☆ ''مواعظ شیخ جعفر شوستری''

☆ ''اعتقادات صدوق'' ☆ ''شہادت ثالثہ'' ☆ ''حق کس کے ساتھ ہے؟''

☆ ''صبح اسفر'' (دیوان سلطان العلماء علامہ غضنفر عباس ہاشمی)

☆ ''حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا'' ☆ ''کربلا عرشِ خدا''

☆ ''نمی از دریا'' ☆ ''شرح زیارت جامعہ کبیرہ''

دُعا ہے کہ ان کا یہ تصنیفی اور تالیفی سفر جاری رہے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا غلام مصطفیٰ صادقی

محرم الحرام کی فضیلت

یہ مہینہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مہینہ ہے۔ اور اس کا نام شہر الحسین علیہ السلام ہے جس طرح ماہ رمضان شہر اللہ ہے۔

محرم حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مختص ہے۔ خداوند عالم نے اس کو چند خصوصیات سے نوازا ہے۔ جیسا کہ اس کی پہلی تاریخ کو دعا قبول ہوتی ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

اس ماہ محرم میں بیت المقدس قبلہ ءنماز بنا۔

یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ حتی کہ زمانہ جاہلیت میں اس کا بہت زیادہ احترام تھا اور وہ لوگ اس میں قتل و غارت اور جنگ وجدال کو حرام سمجھتے تھے۔ لیکن فطرت کے کمینوں اور بے درد لعینوں نے مسلمان ہونے کا دعوی بھی کیا اور سبط پیغمبر علیہ السلام، آپ علیہ السلام کے فرزندان اور آپ کے خاندان اور اصحاب کو بے دردی سے قتل کیا اور اہلبیتؑ کی حرمت کو پامال کیا۔

ماہ محرم اور ماہ رمضان کی شباہت

جب اجمالی طور پر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ محرم حرمت والا مہینہ ہے تو اب اس کی ماہ رمضان کے ساتھ شباہت بیان کرتے ہیں۔

ماہ رمضان کے کئی نام ہیں۔ شہر اللہ، شہر الرحمة، شہر المغفرة، شہر العتق من النار (آگ سے چھڑانے والا مہینہ)۔

محرم کے بھی کئی نام ہیں۔ شہر الحسین علیہ السلام۔ شہر العزاء (عزاداری کا مہینہ) شہر الحزن

(غم کامہینہ) شہرالبکاء (رونے کامہینہ) شہرالتباکیٰ (رونے کی شکل بنانے والامہینہ)

ماہ رمضان:۔(شهر دعيتم فيه الى ضيافة الله) اس مہینے میں تمہیں اللہ کی دعوت کی طرف بلایا جاتا ہے۔

ماہ محرم:۔(شهر دعيتم الى عزاء الحسينؑ) محرم میں حسینؑ کی عزاداری کی طرف بلایا جاتا ہے۔

ماہ رمضان:۔ میں ملائکہ بلاتے ہیں اور ضیافت الٰہی کی ہر سو آواز آتی ہے۔

ماہ محرم:۔ میں بلانے والے کئی حضرات ہیں۔

اول:۔ سب سے پہلے خداوند عالم نے تمام مخلوقات عالم کو عالم ارواح، عالم مثال میں اس عزاداری کی دعوت دی۔

دوم:۔ تمام ملائکہ ازل سے لیکر قیامت تک مختلف زبانوں اور مختلف کیفیات میں لوگوں کو عزاداری حسینؑ کی دعوت دیتے ہیں بالخصوص ملائکہ مقربین۔

سوم:۔ تمام انبیاءؑ اس عزاداری کی دعوت دیتے تھے۔ اور ان تمام کی یہ خواہش تھی کہ ہم حسینؑ کی عزاداری میں شرکت کریں اور اللہ سے ہر وقت یہی دعا کرتے تھے بالخصوص حضرت ابراہیمؑ اور حضرت زکریاؑ اس عزاداری میں شریک ہوئے ہیں۔

چہارم:۔ حضرت رسول اکرمؐ امام حسینؑ کی ولادت دنیا میں آمد سے پہلے اور اپنی رحلت شہادت تک اس مظلوم حسینؑ کی عزاداری کی دعوت دیتے تھے اور خود بھی عزاداری کرتے تھے۔ اس طرح حضرت امیر المومنینؑ، حضرت زہراؑ اور دیگر آئمہ ھدیٰؑ تا حیات دعوت دیتے تھے اور مجالس عزا برپا کرتے تھے۔

پنجم :۔ حضرت زینب علیہا السلام عالیہ: آپؑ نے مختلف مجالس عزاء برپا کیں۔ کربلا میں وارد ہوتے ہی کوفہ کے مختلف مقامات اور کوچہ و بازاروں میں عزاداری برپا کی۔ حتیٰ کہ اونٹ پر سواری کے دوران اور سفر میں بھی ابن زیاد کے دربار اور رہائی کے وقت مستقل مجلس عزاداری حسین علیہ السلام شام میں منعقد کی گئی۔ مدینہ کے دروازہ پر بھی عزاداری ہوئی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم، حضرتؑ کی قبر، حضرت حسن علیہ السلام کی قبر اور دیگر مقامات پر آپ علیہا السلام نے حسین علیہ السلام کی عزاداری کی دعوت دی۔

ششم :۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی عزاداری کی خود دعوت دی ہے۔ سب سے پہلے عالم مثال میں اور بعد میں اس عالم ملک میں۔ اپنے نانا جان علیہ السلام، بابا جان علیہ السلام، مادر گرامیؑ، برادر عزیز حضرت حسن علیہ السلام کے زمانہ میں کئی مرتبہ عزاداری کی دعوت دی۔ خصوصاً مکہ سے رخصت ہوتے وقت سے کربلا میں وارد ہوتے وقت تمام اجناس عالم کو عزاداری کی دعوت دی۔ حتی کہ شہادت کے وقت بھی فرمایا۔

او سمعتم بغریب او شهید فاندبونی

جب کسی غریب اور شہید کا ذکر سنو تو میرے اوپر گریہ کرنا۔

ماہ رمضان :۔ (**شهر دعائکم فیه مستجاب**)

اس میں تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ماہ محرم :۔ (**دعائکم فیه مستجاب**)

اس میں بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ماہ رمضان :۔ (**نومکم فیه عبادة**)

اس میں تمہاری نیند عبادت ہے۔

(انفاسكم فيه تسبيح)

تمہارا سانس لینا رمضان میں تسبیح ہے۔

ماہ محرم:۔(نوم المهموم فيه عبادة)

مہموم و مغموم کی نیند محرم میں عبادت ہے۔

(نفس المهوم فيه تسبيح)

ماہ محرم میں حسین کے لیے ٹھنڈی آہ بھرنا بھی تسبیح ہے۔

ماہ رمضان:۔ ربيع القرآن

ماہ رمضان قرآن کی بہار ہے۔

ماہ محرم:۔ربيع البكاء

ماہ محرم رونے کی بہار ہے۔

ماہ رمضان:شهر القيام و الصيام

ماہ رمضان عبادت اور روزے کا مہینہ ہے۔

ماہ محرم: كذلك شهر القيام و الصيام

اسی طرح ماہ محرم بھی عبادت اور روزہ کا مہینہ ہے۔

محرم کو شہر صیام کہنے کی دو وجہیں ہیں۔

اول:۔ اس لئے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس مہینے میں روزے رکھے اور اس طرح روزے رکھے جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔اولین و آخرین میں سے کسی نے بھی اس

طرح روزے نہیں رکھے۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا اس طرح روزہ رکھنا روزوں کی بقاء کا سبب بنا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے آپ علیہ السلام کو تمام مفطرات سے روکے رکھا۔ حتیٰ کہ اپنے اہل و عیال، اصحاب رضی اللہ عنہ، احباب برادران حتی کہ اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کر دیا۔ یہ کف نفس نہیں تو اور کیا ہے؟! بلکہ یہ حقیقت روزہ ہے۔

دوم:۔ ایک وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے تمام اہلبیت علیہ السلام اور اصحاب رضی اللہ عنہ نے غم و حزن کی وجہ سے اپنے آپ کو تمام لذائذ و نعمات سے دور رکھا۔

سوم:۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اور اہلبیت علیہم السلام اور تمام جانثاروں کے لیے مسلمانوں نے پانی تک بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے آپ حضرات نے یہ ایام بھوک اور پیاس میں گزارے۔

حقیقت روزہ یہ ہے کہ جب انسان روزہ رکھے غریب کی غربت اور ان کی بھوک اور پیاس کو یاد کیا جائے۔

اور جب عام انسان کی بھوک اور پیاس یاد کرنے سے ثواب میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور ان کا احساس بھی تو حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی اولاد اور اصحاب رضی اللہ عنہ کی بھوک پیاس یاد کرنے کا کتنا ثواب ہوگا۔؟!!۔

ماہ رمضان: اس مقدس مہینے میں شب قدر ہے جو کہ ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے اور نبی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت سے بہتر ہے۔

ماہ محرم: میں بھی شب قدر ہے اور وہ عاشور کی رات ہے۔ اس رات سبط پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نوحہ و ماتم اور حزن و غم کرنا شب قدر سے کہیں افضل ہے۔

بلکہ اگر کوئی شخص پانی پیئے اور حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی پیاس کو یاد کرے تو اس کا ثواب

احیای شبِ قدر سے زیادہ ہے۔ جیسا کہ جناب مسمع کی روایت اس بات کی شاہد ہے۔

ماہ رمضان: شهر بفتح فيه ابواب الجنان، ويخلق فيه ابواب اليزان

اس مہینے میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

ماہ محرم: يفتح ابواب الجنان للمتوسلين به ويخلف ابواب اليزان

محرم الحرام میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے توسل کرنے والوں کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کے لیے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر نکلا ہوا ایک آنسو آتش کے بڑے بڑے دریا بجھا دیتا ہے۔

لیکن ہائے افسوس:۔ کہ اس محرم اور حرمت والے مہینے میں مسلمانوں نے اہلبیتؑ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بالکل احترام نہ کیا، درحالانکہ اہل جاہلیت جو کہ وحشی صفت لوگ تھے اور ان کی خو میں لڑائی جھگڑا جنگ وجدال اور بے راہ روی تھی وہ لوگ اس مہینے میں لڑائی جھگڑے کو حرام سمجھتے تھے۔ لیکن اس امت نے اہلبیتؑ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون بہانا مباح قرار دے دیا۔ اس اُمت نے تو اسلامی تعلیمات بھی حاصل کی تھیں اور اہل اسلام اور اہلِ دین بھی تھے۔ صاحبِ علم اور صاحبِ شعور تھے۔ لیکن دنیاوی حکومت اور جاہ و حشم میں اس قدر اندھے ہو چکے تھے کہ اپنے مربی حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیتؑ سے جنگ کی اور انہیں حرمت والے مہینے میں شہید کر دیا۔

اگر اہلبیت علیہم السلام کو اذیت دینا بہترین عبادت ہوتی (نعوذ باللہ) تو اتنی ہی مقدار میں اذیت دیتے کیونکہ اس سے زیادہ اذیت دینا ممکن نہ تھا۔

عجب:۔ وہ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تمام عالمین کے لیے سراپا رحمت ہے۔اس کی حیات طیبہ اور مسمات طاہرہ لوگوں کے لیے رحمت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدا نے فرمایا کہ آپ کے انتقال کے بعد آپ کا جسدِ طاہر آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہ ہوئے کہ شاید میرے امت پر عذاب آجائے لیکن امت نے اجرِ رسالتؐ عطا کیا کہ آپ کے نواسہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو تین دن کا بھوکا اور پیاسا شہید کیا۔

خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جو قاتل ہیں،شریکِ قتل ہیں یا قتلِ حسین علیہ السلام پر راضی ہیں۔(۱)

(۱) خصائص زینبیہ علیہا السلام،ص ۱۲۷-۱۳۳

محرم کا احترام ضروری......؟

محرم آ گیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا مہینہ آ گیا ہے! آیئے ہم سب حُسینی علیہ السلام ہو جائیں، اس مہینہ کے لیے روح اور جسم کو آمادہ کریں۔

فطری محبت اور پاک روح ہر شیعہ کو ایام حُزن اہل بیت علیہ السلام میں محزون کر دیتی ہے اور اس کی فکر اور سوچ کو اپنے اردگرد مشغول کر دیتی ہے۔ عاشوراء حسینی علیہ السلام خاندان پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے شیعوں کے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کے حب داروں کو غم کے سمندر میں ڈبو دیتا ہے اور آنسو بہانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

اس مصیبتِ عظمیٰ کی وجہ سے ہر سال شیعان حیدر کرار علیہ السلام اس ماہِ مصیبت محرم الحرام کے انتظار میں رہتے ہیں۔ ماہِ غم کے ہلال کو دیکھنے سے پہلے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اپنے جسم، روح، فکر اور دل کو محرم کے استقبال کے لیے آمادہ کریں تاکہ اس مصیبت پر بہت زیادہ گریہ وزاری کریں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری، گریہ اور آپ علیہ السلام کی مقتل کا ذکر سب سے اہم ترین عبادت ہے، تو شیعیان وحب دارانِ اہلبیت علیہم السلام ہر سال آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی پیروی میں خاص آداب کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کرتے ہیں۔

شیعہ درحقیقت آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی روش پر عمل کرتے ہیں اور ہر سال عظمتِ اسلام وعظمت اہلبیت علیہم السلام اور مذہب حقہ شیعہ اثناء عشریہ کی عظمت واضح اور آشکار کرتے ہیں اور ان کی اقدار کو محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔

نواسۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے:

ان کان لم یجبک بدنی عند استغاثتک فقد اجابک قلبی وسمعی وبصری ورأی هدای (۱)

اے حسین علیہ السلام مظلوم! اگرچہ ہم کربلا میں نہیں تھے، اس روز عظیم ہم حاضر ہونے کی لیاقت نہیں رکھتے تھے، لیکن ہم دل و جان سے اور اپنے ناقابل اموال کے ذریعے ہر جگہ اور ہر وقت تیری کربلا کی یاد میں رہتے ہیں اور آنسو بہاتے ہیں اور تیری عزاداری کی تمام رسمیں مناتے ہیں۔ ہم آپ علیہ السلام کے دشمنوں کے دشمن ہیں اور آپ علیہ السلام کے دوستوں کے دوست ہیں اور تیری طرف آنے والوں کے ہمراہ ہیں۔

اے مقام عصمت:

آپ کی بہنوں اور بیٹیوں کی آنکھوں میں آنسو تھے تو آپ کا سرِ اقدس ان کے سامنے جدا کیا گیا۔ آپ کا جگر پیاس کی وجہ سے کباب تھا اور آپ علیہ السلام کے بچوں کے گریہ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، آپ کے پردہ داروں کو بازاروں اور درباروں میں پھرایا گیا، اس امتِ نامراد نے آپ کے بابا جانؑ اور برادر پر بہت ظلم کیے۔ آپ کا بدنِ اطہر تین دن دھوپ میں پڑا رہا اور آپ کا جسم زخموں سے چُور چُور تھا تو ان تمام مصائب نے ہم سے تمام خوشیاں چھین لیں ہیں، شیعہ مٹی پر بیٹھتے ہیں، ان ایام میں پا برہنہ ہو جاتے ہیں، سینہ زنی کرتے ہیں، ان ایام میں نیا اور اچھا لباس عطر اور کنگھی وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں۔ تمام شیعیان حیدر کرار علیہ السلام سیاہ پوش نظر آتے ہیں۔ ان ایام میں شیعہ اپنے گھروں میں نہیں بیٹھتے ہیں۔ حتیٰ کہ خواتین بھی

(۱) اعزا ارشہید ص ۱۴۴۔ بحار الانوار ج ۹۸ ص ۱۶۹۔ ۱۷۹۔ اقبال ج ۳ ص ۸۱ کامل الزیارات ص ۳۸۸، ۴۰۲

ماتم کرتے کرتے باہر آجاتی ہیں۔ تو یا حسینؑ، یا حسینؑ، ہائے حسینؑ اور واہ حسینؑ کی آواز آتیں ہیں۔ یہ مصیبت زدہ صدائیں اور رونے کی آوازیں کانوں سے ٹکراتی ہیں۔

میرے مظلوم آقاؑ! ہم اپنے سر میں خاک ڈالتے ہیں اور اپنے چہرے خاک آلود کرتے ہیں، یہ ہمارے سوگوار ہونے اور اپنے آپ میں نہ ہونے کی دلیل ہے۔ واقعاً ہم پر بہت بڑی مصیبت آن پڑی ہے۔ ہمارے سب سے پیارے سید و سردارؑ اور امام مظلومؑ کی شہادت کا صدمہ ہمیں پہنچا ہے۔ لاکھوں سلام ہوں ہمارے مظلوم امامؑ پر اور ہمیں کہنا چاہیے: (السلام علی خد التریب) خاک آلود رخساروں پر سلام۔ ہمارے امامِ مظلوم کا سرِ اقدس اور چہرۂ مبارک خاک پر تھا۔ حضرت امام حسینؑ، حضرت علی اکبرؑ، حضرت ابو الفضلِ العباسؑ اور حضرت قاسمؑ خاک و خون میں غلطان تین دن تک دھوپ میں پڑے رہے اور ان کے لاشے تین دن کے بعد دفن ہوئے۔

ظالموں نے لباس، نعلین وغیرہ بھی آپؑ کے بدن سے اتار لیے۔؟!

ہم اب پا برہنہ چلتے ہیں اور آنسو بہاتے ہیں! کیونکہ مخدرات عصمتؑ نے بھی اُس دن بہت گریہ وزاری کی اور انہوں نے فرمایا!

وا محمدا، اما فیکم مسلم، و احسیناہ، و اعلیاً......

وامحمد ا، کیا تم میں کوئی مسلمان نہیں ہے؟! و احسیناہ، و اعلیا......

مخدرات عصمت کی سید الشہداؑ کی شہادت پر کیا حالت ہوگی؟

کیا ان کے نزدیک خورد و خوراک اور پوشاک کی کوئی حقیقت ہوگی؟

دنیا سے کہہ دیجئے کہ حضرت امام حسینؑ کی عزاداری نے ہمیں اپنی طرف مصروف رکھا ہوا ہے۔

اب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دشمنوں سے بیزاری کے دن ہیں۔ اور ان سے بیزاری کہ جن ظالموں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر پتھر برسائے اور ان سے بھی بیزاری کہ جنہوں نے اپنے گھروں کی چھتوں سے پتھر اور راکھ "آل رسول اللہ" کے سروں پر پھینکی۔

در حقیقت ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے معصوم علیہ السلام پیشوا، مظلوموں کے دادرس بے چاروں کے فریادرس، بے کسوں اور یتیموں کے مددگار ہیں۔ لیکن ظالم دنیا پرستوں، غاصبوں اور حق پرستوں کو قتل کرنے والوں نے بشریت کو ان کے نورِ مقدس سے محروم رکھا ہے اور انہوں نے ہر لحاظ سے اہلبیت عصمت و طہارت کو حتی الوسع تکلیف پہنچائی ہے۔ انہوں نے عدل، عدالت، دوسروں کی مدد، لوگوں کی ہدایت، قیامت اور قرآن پر ایمان رکھنے سے روکنے کی از حد کوشش کی ہے۔ اور ان معصومین علیہم السلام کو قید میں رکھا گیا ہے۔ انہیں قتل کیا گیا ہے۔ حتی کہ ان کی قبورِ مطہرہ کو مسمار کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں اور ان کی سفاکیوں نے بشریت کو شرما دیا ہے۔ شیعہ ہر روز، ہر ماہ، ہر سال بالخصوص یوم عاشور، رونے اور سینہ زنی کے ذریعے، خدا، رسول خداؐ اور اہلبیتؑ سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے گریہ و زاری کرتے ہیں۔ ان مصائب پر شیعوں کا دل جلتا ہے اور وہ اپنے اس عقیدے پر ثابت قدم ہیں اور ثابت قدم رہیں گے۔

عزاداری کیوں؟

شیعہ مجالسِ عزاء برپا کرتے ہیں۔ اور انہیں عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام کا بہت شوق اور ولولہ ہے۔ اس مقدس مشن کے لیے مقدس ہدف ہوتا ہے۔ زمانہ کے ساتھ لوگ اس کے بارے میں مختلف سوال کرتے ہیں۔ اور ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم عزاداری کیوں کرتے ہیں۔

۱: اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ مودت ومحبت کی وجہ سے جیسا کہ خداوند قدوس نے فرمایا ہے۔

(قُلْ لاأَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ) سورہ شوریٰ: ۲۳

فرمادیجئے! میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا مگر اپنے اہلبیتؑ کی مودّت۔

۲: شعائرِ الٰہی کو قائم کرنا، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

(وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوب) سورہ حج: ۳۲

جس نے شعائرِ الٰہی کی تعظیم کی یقیناً یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔

اس چیز کی تعظیم جو انسان کو خدا کی یاد دلائے۔ یہ موجب تقویٰ الٰہی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی یاد جو کہ پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا ہیں، سب سے بڑا شعارِ خدا ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام ولی اُمر ہیں۔ آپ علیہ السلام معصوم ہیں۔ آپ علیہ السلام تو معصوم آئمہ ءھدیٰ کے باپ ہیں۔ آپ علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے عالم بیدار ہوا ہے۔ اور شرک، نفاق اور ظلم رُسوا ہوئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کی شہادت پر تمام عالم سوگوار نظر آتا ہے۔

کیا آپؑ کی عزاداری آپ علیہ السلام کی شہادت سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت خاتم علیہ السلام نے گریہ کیا ہے؟ کیا یہ شعائرِ الٰہی نہیں ہیں؟!

عید قربان کے دن قربانی شعائرِ الٰہی ہے؟! اور صحرائے کربلا کی قربانیاں، دشتِ نینوا کے پیاسوں، کوفہ وشام کے اسیروں اور وہ شھداء کہ جن کے لاشے دھوپ میں پڑے رہے اور ان کی یاد منانا شعائرِ الٰہی نہیں ہے؟!

۳: پوری انسانیت تک عدالت کا پیغام پہنچانا۔

۴: ظلم وجور کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔

۵: حق کو بیان کرنا

۶: مظلوموں کی امداد اور ظالموں کی مخالفت کرنا۔

۷: خداوند عالم، پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام، حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اور آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کی خوشنودی۔

۸: جس چیز کے لیے انبیاءؑ اور آئمہ ھدیٰ علیہم السلام نے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ اس کی یاد دہانی۔

۹: آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے فضائل ومناقب اور مصائب بیان کرنا۔

۱۰: انسانیت کو توحید، رسالت، ولایت، اعتقاد اور ایمان کا درس دینا۔

۱۱: ایک عنوان کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون کے منتقم ہیں۔

۱۲: حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا کماحقہ، دفاع۔

۱۳: شیعانِ حیدر کرار علیہ السلام اور عاشقینِ ولایتِ اہلبیت علیہ السلام کے دلوں میں تشیع کی بنیادوں کو مضبوط کرنا۔

۱۴: اس رمز کو زندہ کرنا جو کہ شیعہ کی رگِ حیات ہے۔

۱۵: لوگوں کو دین کی دعوت دینا اور ان کے حقائق سے مطلع ہونا، اور لوگوں کو اصلاح کی طرف بلانا، عناد اور انحراف سے بچنا۔ اگر اس عزاداری میں ذاکرین اور خطباء حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت، آپؑ کی شجاعت اور بہادری، اخلاق حسنہ اور حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام، حضرت علی اکبر علیہ السلام اور سید الشھداء علیہ السلام کے اصحابؓ کی فداکاری اور حضرت زینبِ عالیہ سلام اللہ علیہا کا صبر اور سیرت بیان کریں تو عالم میں تغیر ایجاد ہو جائے گا۔

۱۶: مجالس عزاء میں آنے والوں کو قرآن اور اسلام کے قوانین سے روشناس کرنا۔

۱۷: لوگوں کے لیے ان کے اپنے مصائب برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب لوگ اہلبیت علیہم السلام کے مصائب سنتے ہیں تو وہ اپنے مصائب آسانی سے برداشت کر لیتے ہیں کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب کے سامنے ان کو اپنے مصائب کم نظر آتے ہیں۔ وہ اپنی افسردگی کو نشاط اور شادابی میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ دین کی ترویج اور لوگوں کو معارف اور صبر کے حقائق سے آگاہ کیا جاتا ہے تا کہ وہ مصائب برداشت کر سکیں۔

۱۸: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا اور ائمہ ھدیٰ علیہم السلام سے ہمدردی۔

۱۹: عاشورا کو فراموش نہ کیا جائے۔ اگر عزاداری نہ ہوتی تو دین کی محافظت کرنے والا واقعہ (واقعہ کربلا) بھلا دیا جاتا۔

۲۰: بنی امیہ، بنی عباس اور دیگر ستم کاروں کو رُسوا کرنا۔

۲۱: انسانی کرامات اور صفات کی رشد، تا کہ لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام آپؑ کی اولاد، آپ علیہ السلام کے برادران اور آپ علیہ السلام کے اصحابؓ کے واقعات سے معنوی ارتقاء حاصل کریں۔

۲۲: اس بات کی معرفت کہ حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کے فرزندان، آپ علیہ السلام کے برادران، آپ علیہ السلام کے اہلبیت علیہم السلام اور آپؑ کے اصحابؓ توحید اور احقاق حق کے لیے باطل سے لڑے ہیں اور انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ہے۔

۲۳: مجالس عزاء میں حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام کی شجاعت اور ایثار کو بیان کیا جائے۔

۲۴: جوانوں کو راہ مستقیم، حیاء، رحم، مروت اور دین کی حمایت کا مجالس عزاء میں درس دیا جائے۔

۲۵: لوگوں کو اہلبیت علیہم السلام و پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزاداری میں شریک ہونا چاہیئے۔ اس سے

لوگوں کے درمیان مضبوط رشتہ اور تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس کی بنیاد فقط رضائے الٰہی ہوتی ہے۔ اور وہ ثقلین یعنی قرآن اور عترتِ پاک سے تمسک کرتے ہیں۔ اور ان کے دل آپس میں پیوند ہو جاتے ہیں اور وہ مودتِ انی القربیٰ کا اجرادا کرتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے عہد و پیمان لیتے ہیں کہ امرِ ولایتِ اہل بیت علیہم السلام کو زندہ کرنا ہے۔

حرارت حسینی علیہ السلام:

عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام بہت پہلے سے ہے اور آخر تک رہے گی، شیطان صفت لوگوں کی آنکھیں چندھیانے کے لیے ہر سال بلکہ ہر روز حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری میں اضافہ ہو رہا ہے، یہ حضرت پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے ہے۔(ان القتل الحسين حرارة فی قلوب المومنين لا تبرد ابداً)(۱)

حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کی وجہ سے مومنین کے دلوں میں حرارت ہے، جو کبھی سرد نہیں ہوگی۔

دوسرے طولانی کلام میں فرمایا:

(لا يدرس اثره ولا يعفو رسمه على كرور الليالى والايام ويجتهدن ائمة الكفر واشياع الضلالة فى محوه و تطمسيه فلا يزداد اثره الاظهوراً وامره الاعلواً)(۲)

مرورِ عصر اور حوادث زمانہ کی وجہ سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور کربلا کی عظمت کم نہیں ہوگی۔ اور یہ واقعہ پرانا بھی نہیں ہوگا۔ رہبران کفر اور ضلالت کے پیروکاروں کی یہ کوشش

....

(۱) مستدرک الوسائل: ج۱۰ص ۳۱۸

(۲) کامل الزیارات: ص۴۴۵-۴۴۴: بحار الانوار: ج۲۸ص ۵۶

ہے کہ یہ آثار محو ہو جائیں اور ختم ہو جائیں۔ ان کی تمام کوششوں کے باوجود حضرت امام حسین علیہ السلام کے آثار و برکات اور کربلا کی عظمت زیادہ ہو رہی ہے اور مزید زیادہ ہو گی۔

عزای آنکہ عزادار او خدا باشد

زیادِ کس نرود تا جھاں بپا باشد

اس ہستی کی عزاداری کہ جس کا عزادار خود خدا ہے اور جب تک جہاں باقی ہے آپ علیہ السلام کی یاد باقی ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کو شہادتِ حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں بتایا کہ آپ علیہ السلام اس وقت شہید ہوں گے۔ جب آپ علیہ السلام کے نانا جان علیہ السلام، بابا جان علیہ السلام، والدہ گرامی علیہا السلام اور برادر عزیز علیہ السلام دنیا میں موجود نہیں ہوں گے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے بہت گریہ کیا اور فرمایا:

(یا اباہ، فمن یبکی علیہ و من یلتزم، باقامۃ العزاء لہ)

بابا جان! حسین علیہ السلام پر کون روئے گا اور کون عزاداری کرے گا؟

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عورتیں اہلبیت علیہم السلام کے مخدرات پر گریہ کریں گی اور میری امت کے مرد اہلبیت علیہم السلام کے جوانوں پر روئیں گے۔ اور ہر سال ان کی نسل حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کرے گی اور اس امرِ مہم کی تجدید کرے گی۔ (۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں خداوند عالم سے عرض کیا: اے میرے اللہ! تو نے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام امتوں پر کیوں فضیلت دی ہے۔؟!

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، منتخب طریحی ص ۲۸، معالی السبطین ج ۲ ص ۱۱

خدا نے جواب دیا: دس خصوصیات کی بنا پر میں نے انہیں فضیلت دی ہے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: وہ کون سی خصوصیات ہیں؟! تا کہ میں بنی اسرائیل کو تعلیم دوں اور وہ انہیں انجام دیں۔

خدا نے فرمایا: نماز، زکوۃ، روزہ، حج، جہاد، جمعہ، جماعت، قرآن علم اور عاشورا،

حضرت موسیٰ نے عرض کیا: اے میرے اللہ عاشورا کیا ہے؟!

خداوند متعال نے فرمایا: نواسۂ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا، رونے کی شکل بنانا، نوحہ پڑھنا اور آپ علیہ السلام کے مصائب پر عزاداری کرنا۔ یہاں تک کہ فرمایا۔

"مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جو شخص عاشورا کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام پر روئے اور اسکی آنکھ سے فقط ایک آنسو جاری ہو جائے تو اسکے نامۂ اعمال میں سو شہیدوں کا ثواب لکھا جائے گا(۱)

یہ کتاب حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے آداب واعمال کے بارے میں ہے اور وہ آداب واعمال جو کہ حضرات آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے فرامین کے مطابق ہیں یا بزرگ علماء اعلام، بزرگان دین، شیعان اور مُحبین نے موردِ تحقیق قرار دیا ہے۔ اس کی تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل (احترام محرم در تاریخ) اس فصل میں ان کی تاریخ بیان کی گئی ہے کہ جن لوگوں نے محرم الحرام میں احرام باندھے ہیں۔ ہمیں اس امرِ مقدس سے واقفیت اور آشنائی ہو جاتی ہے۔

دوسری فصل (احرام محرم یا احترام محرم کس طرح؟!) اس میں کلماتِ معصومین علیہم السلام اور سیرت مستمر علما و شیعان کو کاملاً بیان کیا گیا ہے۔

(۱) مجمع البحرین ج ۳ ص ۱۸۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۹

ماہ محرم کے آداب خاص سوم فصل میں باعنوان (آداب محرم کیا ہیں؟!) کا مطالعہ کریں گے۔
امید ہے کہ یہ کتاب مطالعہ کے بعد آداب عزاداری میں مؤثر اور مفید ثابت ہوگی، اور اس کے فوائد روز بروز زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوں گے۔ انشاءاللہ

(ناصر سبطین ہاشمی)

احترامِ محرم در تاریخ

عزاداری کی تاریخ:۔

سر، چہرے اور سینہ پر ماتم کرنا، اپنے آپ کو طمانچے مارنا، گریبان چاک کرنا، آہ وفریاد کرنا، رونا پیٹنا، رونے کی شکل بنانا، محزون اور غمگین ہونا عزاداری کہلاتا ہے۔

اپنے عزیز واقارب کی وفات پر سوگوار ہونا ایسی سنت ہے جو تمام معاشروں میں مختلف انداز میں برپا کی جاتی ہے۔

چودہ سو سال سے حضرت امام حسین علیہ السلام کا سوگ منایا جارہا ہے اور یہ عزاداری کسی خاص ملک یا مذہب کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ لیکن شیعہ معاشرے میں یہ عزاداری محرم الحرام کے علاوہ دیگر ایامِ سال میں مختلف مناسبتوں سے برپا کی جاتی ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام آپؑ کے اہلبیت علیہ السلام اور آپؑ کے اصحاب کے مصائب بیان کیے جاتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

رحم الله شیعتنا، شیعتنا والله هم المومنون، فقد والله شرکونا فی المصیبة بطول الحزن والحسرة (۱)

خداوندِ عالم ہمارے شیعوں پر رحمت نازل فرمائے۔ ہمارے شیعہ ہی مومن ہیں۔ خدا کی قسم وہ اپنے حزن وملال کے ساتھ ہماری عزاداری اور مصیبت میں شریک ہوتے ہیں۔

کربلا کا دل سوز واقعہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا عاشورا ایسا عمیق اور گہرا موضوع ہے کہ بڑی

....

(۱) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۲۲۔ ثواب الاعمال ص ۲۱۸، مشیر الاحزان ص ۶۲

بڑی زخیم کتابیں اور بڑے بڑے تاریخ دان علماء کے قلم اس کا ایک گوشہ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ شیعانِ حیدر کرار علیہ السلام کئی سالوں سے مجالس عزاء برپا کرتے چلے آرہے ہیں تاکہ لوگوں کو اس عظیم واقعہ کا معمولی سا تعارف کرا سکیں۔

عزاداری سید الشھد آء حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے اور ہر پیغمبر نے اس امر مہم کو انجام دیا ہے۔ اولیاء خدا پر رونا خصوصاً ان کے مصائب پر رونا اور بطور خاص حضرات معصومین علیہم السلام کے مصائب پر رونا عظیم اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اس گریہ کے خواص، اور انبیاءؑ و ائمہ ءھدیٰ کا حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا تفصیل کے ساتھ روایاتِ آئمہ ءھدیٰ میں ذکر ہوا ہے۔

یہ عزاداری، سینہ زنی، گریہ وزاری، نوحہ خوانی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقتل پڑھنا، بعض لوگوں کی طرف سے مورد بے اعتنائی قرار پایا ہے اور شاید پاتا رہے، بعض شکستہ قلم والے لوگ جن کے عقائد اہلبیت علیہم السلام کے دشمنوں والے ہیں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ مجالس عزاء امام حسین علیہ السلام کو بے رونق کیا جائے۔ درحالانکہ ان مجالس عزاء کی برکت سے لوگ احکام دین یاد کرتے ہیں اور شریعتِ مقدس اسلام کی بقاء عزاداریُ سید الشھد آء پر موقوف ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری نے وہ شیعہ خالص، لوگوں کو عطا کیے ہیں کہ نہ کوئی کتاب یہ کام کر سکی ہے اور نہ کوئی تحریر۔ اور نہ ہی کوئی مبلغ بغیر مجلس عزا کے تبلیغ کر سکا ہے۔ اب ہم تاریخ عزاداری کو بیان کرتے ہیں۔

عزاداری از آدم علیہ السلام تا خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔

مختلف مناسبتوں میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اوصیاء عظامؑ خدا کے ساتھ ارتباط رکھتے تھے اور حضرت جبرائیل خداوند عالم کے حکم سے پنجتن پاکؑ کے بارے میں مطالب بیان کرتے

تھے اور یہ نزول وحی یا مناجات کے وقت ہوتا تھا۔ یا جب حضرات انبیاؑء خداوند عالم سے کوئی حاجت طلب کرتے تھے یہ حضراتؑ جب واقعہ کربلا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے باخبر ہوتے تو آپ علیہ السلام کے اور آپ کے اہلبیتؑ اور آپ علیہ السلام کے اصحابؓ کے مصائب پر گریہ و زاری کرتے۔

مخدرات عصمت کا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں عزاداری کرنا:۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ظہور سے پہلے اور بعد میں پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ علیہ السلام کے اہلبیتؑ نے کئی مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا ہے۔(۱)

جو بات مسلم اور منصوص ہے کہ مخدراتِ عصمت، فاطمیاتؑ اور علویاتؑ اور دیگر مستورات معصومین علیہ السلام کی موجودگی میں یا ان کی رضایت کے ساتھ ان حضراتِ شھدآء پر گریہ کرتی تھیں۔ اس کے موارد بہت زیادہ ہیں۔ لیکن ایک نمونہ یہ ہے کہ مخدراتِ عصمت نے حضرت حمزہ علیہ السلام پر گریہ کیا ہے۔ جب صحابہ کرام کو معلوم ہوا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (کون میرے چچا پر عزاداری نہیں کرتا) تو اصحابؓ نے اپنی خواتین کو حضرت حمزہ کے گھر بھیجا اور انہوں نے حضرت حمزہؑ کے لیے عزاداری کی۔(۲)

جب حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا تو آپؑ کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، یہاں تک آپ

---

(۱) اشک حسینی علیہ السلام سرمایہ شیعہ ص ۶۷۔۵۶ (۲) وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۴۱، ۲۸۵۔ بحار الانوار ج ۲۰ ص ۹۸۔ مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۲۸۴ الغدیر ج ۶ ص ۱۶۵۔

سم جفا سے شہید ہو گئے تو مستورات بنی ہاشم نے ایک ماہ تک مجلس نوحہ و عزاداری برپا رکھی۔(۱)

حضرت ثامن و الحجج علی ابن موسی الرضا علیہ السلام نے مدینہ چھوڑنے سے پہلے اپنے اہل و عیال کو جمع کیا اور انہیں حکم دیا کہ میرے اوپر گریہ و زاری کرو تو اہلبیت علیہم السلام نے آپ پر بہت گریہ کیا۔(۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام کیلئے مدینہ سے پہلے مخدراتِ عصمت کا گریہ:۔

جونہی حضرت امام حسین علیہ السلام کے قافلہ نے مدینہ سے کوچ کرنے کا ارادہ کیا ہے اس دن سے لے کر واپس مدینہ تک گریہ وزاری اس قافلہ کے ساتھ تھی۔ ہم چند مخدرات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے مدینہ سے مکہ جانے کا ارادہ کیا تو مستوراتِ بنی ہاشم جمع ہو گئیں اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: کیوں رو رہی ہو؟! درحالانکہ لوگوں کو میرے سفر کا پتہ چل جائے گا۔ مخدراتؑ نے جواب دیا۔ ہم کیوں نہ گریہ کریں درحالانکہ جس دن آپ علیہ السلام شہید ہوں گے ہمارے لیے وہ دن اس طرح ہو گا جس طرح اس دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت امیر المومنین علیہ السلام، حضرت زہراء علیہا السلام، حضرت حسن علیہ السلام، حضرت زینب عالیہ علیہا السلام حضرت ام کلثوم علیہا السلام اور حضرت رقیہ علیہا السلام دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ ہم آپ علیہ السلام کو قسم دیتے ہیں ہمیں رونے پیٹنے اور عزاداری سے منع نہ کرنا۔ اے حبیبِ ابرارؑ! خداوندِ عالم ہمیں آپؑ کا فدیہ قرار دے دے۔

---

(۱) الغدیر ج ۱۱ ص ۱۱۔ تاریخ دمشق ج ۱۳ ص ۲۸۳، ۲۹۵، طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۱۶۹، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۱۸۳۔ اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۵ (۲) عیون اخبار الرضا ج ۱ ص ۲۳۵۔ بحار الانوار ج ۴۳ ص ۵۲۔ ۱۱۷۔ دلائل الامامۃ ص ۳۴۸ مناقب ال ابی طالب ج ۳ ص ۴۵۲

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک پھوپھی نے کہا در حالانکہ وہ گریہ وزاری کر رہی تھیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے یہ سنا ہے اے حسین علیہ السلام آپ پر جنات روئیں گے اور نوحہ پڑھیں گے اور یہ کہیں گے۔وان قتیل الطف من ال ھاشم...... اذل رقابا من قریش فذلت (۱)

مخدراتِ عصمتؑ کی یوم عاشور مقتل میں عزاداری

جب مخدرات نے ذوالجناح کی زین خالی دیکھی تو سر و سینہ پر ماتم کیا اور گریہ کی حالت میں قتل گاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور واہ محمدا، واعلیا کی آوازیں بلند کیں اور یہ گریہ خیام کی تاراجی کے وقت بھی تھا۔(۲)

مدینہ میں عاشور کے دن حضرت ام المومنین اُم سلمیٰ علیہا السلام کی عزاداری

عاشور کے دن جب حضرت ام المومنین سلمیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے اہلبیتؑ اور اصحابؓ کی شہادت کی خبر دی۔ تو حضرت ام سلمیٰ نے رونا پیٹنا شروع کر دیا تو ان کی یہ آواز لوگوں نے سنی، لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے اپنی عورتوں کو حضرت ام سلمیٰ کے پاس بھیجا تو انہوں نے ام سلمیٰ سے دریافت کیا: کہ آپ کو کیا ہوا ہے کہ اس قدر نالہ وفریاد کر رہی ہو؟!

وہ دوڑتی ہوئی مخدرات ہاشمیاتؑ کی طرف آئیں اور کہا: خدا کی قسم! تمہارے آقا اور جوانان جنت کے سردار شہید ہو گئے ہیں۔ خدا کی قسم! نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے ہیں۔

....

(۱) بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۸۔۸۹ کامل الزیارات ص ۱۹۵ (۲) بحار الانوار ج ۵۵ ص ۵۸۔ ج ۹۸ ص ۳۲۲

کہا گیا: آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے؟!

تو انہوں نے اپنا سارا خواب سنایا اور انہوں نے وہ خون لے کر اپنے چہرہ پر ملا جو خاک ان کے پاس تھی جو عاشور کے دن کو خون بن گئی تھی۔ اس دن انہوں نے ماتم کیا اور حضرت سید الشھدآءپر نوحہ پڑھا۔(۱)

گیارہ محرم کو فاطمیاتؑ کی عزاداری جب انہیں کوفہ لے جایا جارہا تھا

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے فوراً بعد عزاداری کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جب اسیرانِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کربلا سے کوفہ لے جایا جارہا تھا۔ مخدراتِ عصمتؑ جب حضرت امام حسین علیہ السلام اور دیگر شھداء بنی ہاشم کے ابدان مطہرہ سے وداع کررہے تھے تو انہوں نے ماتم کیا اور حسین علیہ السلام پر نوحہ سرائی کی اور اپنے رخساروں پر بھی ماتم کیا۔

حضرت زنیب الکبریٰ علیہا السلام جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے لاشہ کے قریب پہنچیں تو انہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا: یا محمدؐ، یہ تیرا حسین علیہ السلام ہے جس کے اعضاء کاٹے گئے ہیں اور خاک وخون میں غلطان ہے۔ یا محمدؐ، تیری بیٹیاں قیدی ہوگئی ہیں۔ خدا کی قسم! حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام کے بین سن کر دوست اور دشمن رونے لگے۔(۲)

کوفہ وعراق کی خواتین کا حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر گریہ کرنا

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت والے سال (۶۱ ھجری) میں اہل کوفہ واہل عراق حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور واقعہ کربلا سے باخبر ہوئے۔ تو تقریباً ایک لاکھ عقیم عورتیں (جن

(۱) امالی شیخ طوسی ص ۳۱۵۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۳۰ (۲) دائرۃ المعارف تشیع ج ۶ ص ۳۹۱

کی اولاد نہیں تھی) حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر جمع ہو گئیں انہوں نے زیارت کی اور ایک ہفتہ تک عزاداری اور نوحہ سرائی کی وہ سب صاحبِ اولاد ہو گئیں (۱)

مخدراتِ عصمتؑ کی زندانِ شام میں عزاداری

جب حضرت معصومہ علیہا السلام نے اپنے لب مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کے لبوں پر رکھے تو آپ کی روح پرواز کر گئی۔ اہلِ بیتؑ نے یہ حالت دیکھی تو بہت گریہ وزاری کی۔ تمام اہلبیتؑ عصمتؑ جو زندان میں قید تھے سب نے رونا شروع کر دیا۔ (۲)

دربارِ یزید میں فاطمیاتؑ کی عزاداری

حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام نے دیکھا تو یزید اپنے دربار میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے سرِ اقدس سے گستاخی کر رہا تھا تو بی بی پاک نے (واہ حسیناً یا حسیناً) کی آوازیں دیں۔ اور ایسے جملے کہے کہ تمام اہلِ دربار نے رونا شروع کر دیا۔

رہائی کے بعد فاطمیاتؑ کی عزاداری

مخدراتِ عصمتؑ نے رہائی کے بعد یزید کے محل کے پہلو میں سات دن عزاداری کی۔ یہ عزاداری اہلبیتؑ میں منحصر نہیں تھی بلکہ اس مصیبت پر بنی امیہ کی عورتیں بھی بہت روئیں۔ اُموی خاندان کی کوئی ایسی عورت نہیں تھی جس نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اہلبیتؑ کیلئے نوحہ نہ پڑھا ہو۔ (۳)

---

(۱) اصول ستہ عشر ص ۱۲۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۰۔ نزہۃ الحرمین فی امارۃ المشدین۔ چہاردہ معصومین علیہم السلام: ج ۲ ص ۳۰۔
(۲) نفس المھموم ص ۴۵۶۔ کامل بھائی ج ۲ ص ۱۷۹۔ ریاض القدس ج ۲ ص ۲۲۲۔ (۳) مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۲۷۔
بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۹۶ منتخب طریحی ص ۴۹۷ عوالم ص ۴۲۲۔ دائرۃ المعارف تشیع ج ۶ ص ۳۸۶۔ ۳۸۷

شام سے واپسی پر کربلا میں عزاداری

مخدراتِ عصمتؑ شام سے کربلا تشریف لائے اور وہاں پر انہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کا چہلم منایا: اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر مجلس عزا اور نوحہ و ماتم برپا کیا۔ اور اس مقام مقدس میں تین دن قیام کیا۔ اس کے بعد مدینہ کی طرف کوچ فرمایا۔ (۱)

مدینہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر اور حضرت ام البنین علیہا السلام کے گھر عزاداری

کاروانِ حسینی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے بغیر بشیر بن جذلمؒ کے ذریعے مدینہ میں پہنچا۔ جب بشیر بن جذلمؒ نے اشعار میں حضرت سجادؑ علیہ السلام اور اہلبیت علیہم السلام کے آنے کی خبر لوگوں کو مسجد نبوی میں دی۔ تمام مستورات باہر آگئیں اور انہوں نے رونا شروع کر دیا اور وہ تمام مرد و خواتین حضرت سجاد علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے۔ مستورات حضرت زینبِ علیہا السلام عالیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ عورتیں نوحہ پڑھتیں اور روتیں تھیں مرد بین کر کے گریہ وزاری کرتے تھے۔ (۲)

جب منادی نے سید سجاد علیہ السلام کے حکم پر لوگوں کو مسجد میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر دی تو بعد میں "احد" اور بقیع میں اعلان کیا اور اس کے بعد قبا میں لوگوں کو اطلاع دی اس وقت رونے والوں کا گریہ کم نہیں ہوا تھا اور خواتین کے بین بھی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد اور اہلبیت علیہم السلام کا کربلا سے مدینہ پہنچنے پر یہ حال تھا کہ شب و روز مدینۃ الرسولؐ میں مجالس عزاء کے دستے جو کہ مستورات پر مشتمل ہوتے تھے۔ (۳)

---

(۱) دائرۃ المعارف تشیع ج ۶ ص ۳۸۶ ـ ۳۸۷ ـ (۲) مثیر الاحزان ص ۹۰ ـ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۴۷ ـ لھوف ـ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۹۳ مجالس السنیہ ص ۱۴۴ ـ (۳) تاریخ ابن اثیر ج ۴ ص ۳۸ ـ موسوعۃ ال النبی ص ۷۴۸

حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام کے گھر سے حرمِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آتے اور حرمِ رسول اکرمؐ سے حضرت ام البنین علیہا السلام کے گھر میں جاتے اور ان کی آمد ورفت کا یہ سلسلہ جاری و ساری تھا۔

جب عقیلہ بنی ہاشمؑ حضرت زینب علیہا السلام شام کی قید سے رہائی کے بعد مدینہ میں تشریف لائیں تو بہت زیادہ مجالسِ عزاء کا اہتمام کیا گیا اور اطراف مدینہ سے بھی مستورات عزاداری کے لیے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں۔ جب حضرت زینب عالیہ علیہا السلام کو اطلاع ملی کہ حضرت ام البنین علیہا السلام آپ کی خدمت میں تسلیت کے لیے آنا چاہتی ہیں تو آپ علیہا السلام نے فرمایا: آپؑ تکلیف نہ کریں۔ بہتر یہ ہے کہ میںؑ اور میری بہنیںؑ آپؑ کی اولاد کے لیے آپؑ کو آپ کے گھر تسلیت وتعزیت پیش کریں۔ حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام مادر گرامی حضرت عباس علیہ السلام حضرت ام البنین علیہا السلام کا بہت زیادہ احترام کرتی تھیں۔ مختلف مواقع پر حضرت زینب علیہا السلام ان کی زیارت کے لیے تشریف لے جاتی تھیں۔

حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام کو مدینہ میں دوسرا دن تھا تو آپ علیہا السلام نے بنی ہاشم کی تمام مستورات اور دختران کو حکم دیا کہ لباس عزاء یعنی سیاہ لباس پہنو۔ اور ایک نظم ونسق کے مطابق آہ وگریہ وفریاد کرتے ہوئے درحالانکہ تمام مستورات سینہ زنی کر رہی تھیں۔ یہ ماتمی دستہ پہلے مسجد اور حرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیا اور تمام کی ایک آواز تھی اور گریہ کناں تھے۔ واسیدؑ اواحسیناؑ۔ اس انداز میں گریہ کر رہے تھے کہ تمام مخلوقاتِ عالم نے رونا شروع کر دیا۔

وہاں سے ماتم کرتے ہوئے اور گریہ کرتا ہوا یہ دستہ حضرت ام البنین علیہا السلام کے گھر آیا۔ درحالانکہ حضرت ام البنین علیہا السلام حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام اور تمام عزادار عورتوں کے انتظار میں

دروازے پر تشریف فرما تھیں۔ جونہی حضرت زینب علیہا السلام اور حضرت ام البنین علیہا السلام نے ایک دوسرے کو دیکھا اتنے بین کیے تمام چھوٹے بڑے رونے لگ گئے۔ لیکن حضرت قمر بنی ہاشمؑ کی والدہ نے اپنی اولاد کا نام ہی نہ لیا۔ حضرت زینب علیہا السلام فرماتیں تھیں آپ کے بیٹوں کا بڑا ارمان ہے، بہت افسوس ہے۔ اور رو کر فرمایا (وا اخاہ وا عباسأ) لیکن حضرت ام البنین علیہا السلام فرماتی تھیں۔ (وا اماماً، وا حسیناً) میرا حسینؑ کہاں گیا؟!

اس حال میں گھر میں داخل ہوئیں۔ درحالانکہ گریہ و زاری کی صدائیں بلند تھیں۔ حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام عاشور کے مصائب بیان کرتیں تھیں تو دیگراں چیخیں مار کر روتے تھے۔ حتی کہ حضرت زینبِ عالیہ علیہا السلام غش کھا گئیں اور بے ہوش ہو گئیں۔ آپؑ کے بعد دیگر مصائب حضرت ام کلثوم علیہا السلام نے بیان کیے۔ اسی انداز میں عزاداری برپا ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ حضرت زینب علیہا السلام کو دوبارہ شام بھیجا گیا۔ بی بی پاکؑ کے جانے کے بعد بھی عزاداری برپا ہوتی رہی۔ (۱)

عزاداریٔ خاندان عقیل علیہ السلام :۔

امِ لقمان زینب علیہا السلام دختر حضرت عقیلؑ نے جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنی تو گریہ کرتے ہوئے باہر تشریف لائیں درحالانکہ آپؑ کی بہنیں ام ھانی، اسماء، رملہ دختران عقیلؑ آپؑ کے ہمراہ تھیں۔ وہ شہداء کربلاؑ پر گریہ کر رہی تھیں۔ ام لقمان نے درج ذیل مضمون کے اشعار پڑھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دو گے؟! جب وہ پوچھیں گے کہ تم نے میری عترتؑ کے ساتھ کیا کیا ہے؟! تم آخری امت ہو۔ بعض کو تم نے اسیر کیا ہے اور بعض کو خون و خاک میں

(۱) منابع النوراء فی وقایع عاشوراص ۱۸۲۔۱۸۴

غلطان کیا ہے۔ میں نے تمہیں کو نصیحت کی ہے یہ میری جزا تھی اور تم نے میرے خاندان پر ظلم کیا ہے؟!(۱)

حضرت ام البنین علیہا السلام کی بقیع میں عزاداری:۔

حضرت ام البنین علیہا السلام جنت البقیع میں تشریف لاتیں اور وہاں انہوں نے اپنے بیٹوں کی قبروں کے چار نشان بنائے ہوئے تھے۔ وہاں پر بیٹھ کر بہت زیادہ گریہ کرتی تھیں اور ایسے دردناک بین کرتیں کہ لوگ سن کر رونا شروع کر دیتے۔ مروان بھی ان لوگوں میں موجود تھا اور وہ بھی رو رہا تھا۔ اور آپؑ نے یہ اشعار پڑھے۔(۲)

لا تدعونی ویک ام البنین .... تذکرینی بلیوث عرین
کانت بنون لی ابدعیٰ بھم .... والیوم اصبحت ولا من بنین
اربعة مثل نسور الربی .... قدواصلو الموت بقطع الوتین
تنازع الخرصان اشلاء ھم .... فکلھم امسی صریعاً طعین
یالیت شعری أکما اخبروا .... بأن عباسا قطیع الیمین (۳)

اب مجھے کوئی ام البنین نہ کہے کیونکہ مجھے میرے شیر بیٹے یاد آ جاتے ہیں۔ جب میرے بیٹے موجود تھے تو یہ میرا نام تھا لیکن اب میرے بیٹے موجود نہیں ہیں۔ یہ چار بیٹے شکاری باز کی

(۱) الارشاد ج ۲ ص ۱۲۴۔ مثیر الاحزان ص ۸۵۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۲۳۔ کشف الغمہ ج ۲ ص ۲۸۰۔ اعلام النساء: ۵۰۸۔ ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۴۸۔ البدایۃ والنھایۃ ج ۶ ص ۲۶۰

(۲) تاریخ ابن اثیر ج ۴ ص ۴۵۔ مقاتل الطالبیین ص ۵۶۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۰۔ مقتل الحسین علیہ السلام (ابی مخنف) ص ۱۸۱۔ سکینہ بنت الحسین علیہ السلام ص ۲۱۸

(۳) مقتل الحسین علیہ السلام (ابی مخنف) ص ۱۸۱۔ مجالس السنیہ (۱۰۸۔ المجالس الفاخرہ ص ۲۴۳

طرح تھے۔ گردن کی رگ کٹ جانے سے شہید ہوئے ہیں۔ ان کو نیزے مارے گئے ہیں اوران زخموں کی وجہ سے زمین پر گرے ہیں۔ اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ عباسؑ کے بازو قلم ہوئے ہیں۔

عزاداری حضرت رباب علیہا السلام:۔

اربعین سید الشھداؑ کے بعد جب اہلبیت علیہم السلام نے کربلا سے مدینہ جانے کا ارادہ کیا تو حضرت ربابؑ چند کنیزوں کے ہمراہ حضرت سجاد علیہ السلام کی اجازت سے مزید ایک سال کربلا میں قیام پذیر رہیں۔ ہر روز حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر عزاداری کرتیں اور گریہ و ماتم میں مصروف رہتی تھیں۔ پھر ایک سال بعد مدینہ تشریف لائیں اور وفات تک مدینہ میں ہی رہیں۔ اور ہمیشہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے عزاداری کرتی تھیں۔(۱)

ظالم حکمرانوں کے دور میں آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی عزاداری:۔

روایات سے روشن ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں گھروں اور عام جلسوں میں منائی جاتی تھی۔ اور شعراء کرام بھی ائمہ ھُدی کی خدمت میں مدحت اہلبیتؑ کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب بھی بیان کرتے تھے۔ اس موضوع پر چند روایات بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام کی عزاداری:۔

حضرت سجاد علیہ السلام کی خدمت میں آپؑ کا ایک موالی حاضر ہوا تو آپؑ سجدے کی حالت میں

(۱) سکینہ بنت الحسین علیہ السلام ص ۶۸ البدایۃ والنھایۃ ج ۸ ص ۲۲۹ جواہر المطالب ج ۲ ص ۲۹۵ نفس المھموم ص ۵۲۸ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۸۸

گریہ کررہے تھے۔اس شخص نے عرض کیا۔میرے سیدّوسردار آقا حضرت سجادؑ! کیا وہ وقت نہیں آیا کہ آپ کا گریہ رک جائے؟!

حضرت سجادؑ نے سرِ اقدس سجدے سے بلند کیا اور فرمایا: اے عبدخدا! خدا کی قسم! حضرت یعقوبؑ نے بہت کم چیز پر گریہ کیا جو کچھ میں نے دیکھا ہے اور اس نے خدا سے شکایت کی۔ اور فرمایا: یا اسفا علی یوسف جبکہ حضرت یعقوبؑ کا ایک بیٹا گم ہوا تھا۔ درحالانکہ میں نے اپنے بابا جان حضرت امام حسینؑ اور اپنی عزیزوںؓ اور رشتہ داروںؓ کی جماعت کو دیکھا ہے کہ ان کے سرِ اقدس ان کے ابدان طاہرہ سے جدا کیے گئے ہیں۔(۱)

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: حضرت سجادؑ نے حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد چالیس سال گریہ کیا۔ جب بھی آپؑ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تو آپؑ گریہ کرتے۔ ایک دن آپؑ کے غلام نے عرض کیا: میرے مولا مجھے خوف ہے کہ کہیں آپؑ رونے کی وجہ سے فوت نہ ہو جائیں؟!

آپؑ نے فرمایا: شدت حزن وغم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں اور جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ جب بھی مجھے بابا کی شہادت یاد آتی ہے میری آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔(۲)

عزاداری حضرت امام محمد باقرؑ:۔

کمیت شاعر مدینہ میں تشریف لائے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں

(۱) کامل الزیارات ص ۲۱۳، ۲۱۴۔ مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۶۶۔ بحار الانوار ۴۶ ص ۱۱۰

(۲) مناقب ابی طالبؑ ج ۳ ص ۳۰۳ کامل الزیارات ص ۲۱۳۔ خصال ص ۲۸۳۔ بحار الانوار ج ۴۳ ص ۱۵۵ امالی شیخ صدوق ص ۲۰۴

قصیدہ پڑھا جب انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

وقتیل بالطف غودر منهم .... بین غوغاءِ امةٍ وطغام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بہت روئے اور فرمایا اگر ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم تمہیں ضرور دیتے، لیکن ہم تمہیں وہ کچھ دے رہے ہیں جو کچھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسان بن ثابتؓ کو دیا اور فرمایا:

جب تک تو میری اور میری آل کی مدحت کرے گا تجھے روح القدس کی تائید حاصل ہوگی۔

اے کمیتؓ! تم بھی جب تک ہماری مدحت کرو گے روح القدس تمہارا مؤید ہوگا۔(۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا یہ فرمان، عزاداری کے اہتمام اور حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کو ثابت کرتا ہے۔

عزاداری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:۔

آپ علیہ السلام کے دربان نے اسماعیل حمیریؒ کے لیے اذنِ دخول طلب کیا تو آپ علیہ السلام نے اپنے پردہ داروں کو پردہ کے پیچھے بٹھایا۔ پھر اجازت دی اور اسماعیل وارد ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ آپ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اپنے اشعار سناؤ۔ تو اسماعیل حمیری نے یہ اشعار سنائے۔

امرر علی حدث الحسین علیہ السلام .... ن فقل لا عظمه الزکیة

یا اعظما لا زلت من .... وطفاء ساکیة روية

ما لذ عیش بعد رضک .... ک بالجیاد الا عوجیة

---

(۱) الغدیر ج ۲ ص ۱۸۷۔ کافی ج ۳ ص ۱۰۲۔ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۹۴۔

بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۳۴۱۔ اختیار معرفۃ الرجال ج ۲ ص ۴۶۶

فاذا مرات بقبره............فأطل به وقف المطية

وابک المطهر للمطهر.............روالمطهرة التقية

کبکاء معولةاتت..........یوما لواحد هاالمطية

حضرت امام حسین علیہ السلام کے بدن اطہر سے گزر روتو آپ علیہ السلام کی مصیبتِ عظمیٰ پر کہو۔ ہائے بہت بڑے مصائب! اس مصیبت پر ہمیشہ رونا چاہیے۔ اے میرے مولا حسین علیہ السلام آپ کے بدن اطہر کی پامالی کے بعد زندگی کی کوئی لذت بھی نہیں ہے۔ جب تم ان کی قبر پر جاؤ تو زیادہ قیام کرو۔ حضرت امام حسین علیہ السلام پر صرف اور صرف حلال زادے ہی گریہ کرتے ہیں۔ اور متقی لوگ روتے ہیں۔ اور وہ اس طرح گریہ کرتے ہیں جس طرح وہ عورت روتی ہے جس کا کوئی قریبی فوت ہو گیا ہو۔

راوی کا کہنا ہے کہ: میں نے دیکھا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے چہرے پر اشک جاری تھے اور بیت الشرف سے رونے کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اسماعیل حمیری سے فرمایا بس کرو۔(۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو ہارون مکفوف سے فرمایا: حضرت حسین علیہ السلام کے متعلق شعر پڑھیے۔ اس نے اشعار پڑھے۔ آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اس طرح پڑھیے جس طرح ایک دوسرے کو سناتے ہو۔ یعنی سوز و گداز کے ساتھ پڑھو۔ اس نے حکم امام علیہ السلام کے مطابق پڑھا۔

....

(۱) الغدیر ج ۲ ص ۲۳۵

امــر رعـلـی حدث الحیه........ ن فقل لا عظمه الزکیة

ترجمہ:۔ پہلے بیان ہو چکا ہے۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: مزید پڑھیے! تو اس نے دوسرا قصیدہ پڑھا۔

یـا مریم قومی واندبی مولاک........ وعلی الحسین فا سعدی ببکاک

اے مریم اپنے مولا حسین علیہ السلام پر گریہ کرو اور تیرا یہ رونا تیری سعادت مندی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بھی بہت روئے اور آپ کے صحن تطہیر سے بھی رونے کی آواز آنے لگی۔(۱)

ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ہر دو شعراء کرام نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں ایک ہی شعر پڑھا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اشعار شیعان حیدر کرار کی مجالس و محافل میں پڑھے جاتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مخدرات عصمت نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے گریباں چاک کیے اور اپنے رخساروں پر ماتم کیا۔ سزاوار ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر گریباں چاک کیئے جائیں اور رخساروں پر ماتم کیا جائے۔(۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب کے علاوہ رونا پیٹنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) کامل الزیارات ص ۲۰۸، ۲۱۰ ثواب الاعمال ص ۸۴ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۹۵ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۷ الغدیر ج ۲ ص ۲۳۶

(۲) تہذیب الاحکام ۸ ص ۳۲۵ وسائل الشیعہ ج ۲۲ ص ۴۰۲ الحدائق الناضرہ ج ۴ ص ۱۵۲ عوالی اللئالی ج ۳ ص ۴۰۹

(۳) وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۸۲ امالی شیخ الطوسی ص ۱۶۲ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۰

حضرات ائمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام کی عزاداری اور آپ پر گریہ وزاری کرنا آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں برپا نہیں ہوا بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے شروع ہو چکا تھا۔ آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے زمانے میں عزاداری کو خاص اہتمام کے ساتھ منایا جاتا تھا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی امامت کے آخری سالوں میں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی پوری زندگی میں یہ دور تھا جب اُموی حکمران ختم ہو گئے اور ابوالعباس سفاح عباسی حکمرانوں کے باپ کا زمانہ تھا اس دور میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کو سختی سے ممنوع قرار دیا گیا تھا تو ان ایام میں بھی موقع کی مناسبت سے حضراتِ آئمہ علیہم السلام اور شعراء کرام حضرت امام حسینؑ کے مصائب بیان کرتے تھے۔

حضراتِ آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں حاکمان ظلم و جور کی سخت گیری کی وجہ سے عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام کبھی شدّت و ضُعف کا شکار ہو جاتی تھی۔ لیکن ہر زمانے میں اہل بیت علیہم السلام کے حبداروں کے گھروں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری ترک نہیں ہوئی ہے۔

ایک شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ہماری ایک نوکرانی ہے جو کہ ہمارے اعتقاد نہیں رکھتی یعنی آپ کی امامت ومحبت کی قائل نہیں ہے۔ لیکن جب اس سے کوئی تقصیر ہوتی ہے تو ہم اسے مارنا چاہیں تو ہمیں اس طرح قسم دیتی ہے (**لا وحق الذی اذا ذکر تموہ بکیتم**)

نہ! تمہیں اس کے حق کا واسطہ جسے جب بھی یاد کرتے ہو رو پڑتے ہو۔

آپ علیہ السلام نے اس گھر کے لیے دعا فرمائی۔ اور فرمایا (رحمکم الله من اهل بیت) خدا تمہیں اہلبیتؑ سے بھی رحمت عطا فرمائے۔ (۱)

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شیعان حیدر کرارؑ کے گھروں میں مصائبِ اہلبیت بیان ہوتے تھے کہ کنیز نے اس طرح کی قسم زبان سے جاری کی تھی۔

اسی طرح کمیت یا دعبل خزاعی کا آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہونا۔ اور رونے والی عورت کی اجرت کے بارے میں سوال کرنا۔ (۲)

و دیگر اس بارے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالس عزاء حضراتِ آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں بھی برپا ہوتیں تھیں۔ ان میں سے ہر امام کے زمانہ میں یہ مجالس عزاء تقیہ پر مبنی تھیں۔ اسی طرح شعراء کا کلام، حضراتِ آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے مصائب کے متعلق روایات آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی موجودگی میں پڑھنا، رونا، ماتم کرنا یا اس کی ترغیب دینا، یہ مجالس عزا برپا کرنا آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں بھی تھا۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔

قال لی ابی علیہ السلام : اوقف لی من مالی کذا و کذا لنوادب تندبنی عشر سنین بمنی ایام منی۔ (۳)

---

(۱) اختیار معرفۃ الرجال ج ۲ص ۶۳۴ بحار الانوار ج ۲۸ص ۱۰۴ مستدرک الوسائل ج ۱۲ص ۳۹۳ معجم رجال الحدیث ج ۲ص ۱۶۸

(۲) کافی ج ۵ باب کسب نائحہ: من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ص ۱۸۳ وسائل الشیعہ ج ۷ا ص ۱۲۵ مستدرک الوسائل ج ۱۳ص ۹۳ بحار الانوار ج ۱۰۰ص ۵۸

(۳) کافی ج ۵ص ۱۱۷ بحار الانوار ج ۴۶ص ۲۲۰ الغدیر ج ۲ص ۲۱

میرے بابا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: میرے مال سے اس قدر نوحہ خوانوں کے لیے وقف کرو تا کہ میرے لیے دس سال ایام حج میں نوحہ خوانی اور سوگواری کریں اور میرے اوپر گریہ کریں۔

آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں شیعوں کی عزاداری:۔

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں شیعان حیدر کرار علیہ السلام مجالسِ عزاء سید الشھداء حضرت امام حسین علیہ السلام برپا کرتے تھے۔ دیک الجن حمصی مشہور شاعر کہ جن کی وفات متوکل عباسی کے دور میں سن ۲۳۵ھ میں ہوئی تھی۔ مجالس عزاء میں حاضر ہوتے اور مرثیہ حسین علیہ السلام پڑھتے تھے۔ ان کے مشہور اشعار میں چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

جاء وا براسک یا بن بنت محمد ...... مترملا بد مائه ترمیلاً

و کأنما بک یابن بنت محمد...... قتلوا جهاراً عامرین رسولاً

قتلوک عطشاناً ولما یرقبوا...... فی قتلک التنزیل والتاویلاً

ویکبرون بان قتلت وانما...... قتلوا بک التکبیر والتهیلاً (۱)

اے فرزندِ دخترِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا سر خاک وخون میں غلطان شام لے آئے ہیں۔

گویا آپ علیہ السلام کو قتل کر کے اے فرزندِ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ظالموں نے جان بوجھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا ہے۔

آپ کو ظالموں نے پیاسا شہید کیا ہے ان ظالموں نے قرآن پاک اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان

....

(۱) الکنی والالقاب ج۲ ص ۲۲۷ تکملۃ امل الامل ص ۲۶۰ الذریعہ ج۹ ص ۳۳۴

کو بھلا دیا ہے۔ان ظالموں نے آپ علیہ السلام کو شہید کر کے "اللہ اکبر" کہا ہے۔لیکن ان ظالموں نے آپ کو قتل کر کے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کو قتل کیا ہے۔

عزاداری غیبت کُبریٰ کے دور میں:۔

کربلا اور دیگر شہروں میں مجالس عزاء عرصہ دراز سے برپا ہوتی چلی آرہی ہیں۔(۱)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر اطہر کے سب سے پہلے مجاور حضرت سید ابراہیم مجاب ضریر کوفی ہیں۔(۲)

انہوں نے مجالس عزاء کی رسمی طور پر بنیاد ڈالی۔اور وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے منظّم طریقے سے مجالسِ عزا منعقد کراتے تھے۔

مختلف ممالک میں حکومتیں عزاداری کو احترام اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔

بادشاہ معز فاطمی نے گھروں میں برپا ہونے والی مجالس عزاء کا باہر اہتمام کیا۔اور اس نے یہ بھی کہا کہ مرد سڑکوں پر دن کے وقت عزاداری کریں اور رات کے وقت مستورات عزاداری کریں۔(۳) الدلائل المسائل

اگرچہ سلاطین آلِ بویہ سب سے پہلے عزاداری منعقد کرنے والے نہیں تھے بلکہ ان سے پہلے بھی عزاداری ہوتی تھی اور انہوں نے نوحہ سرائی، مجالس عزا، سوگواری برائے امام حسین علیہ السلام کے لیے عمومی تعطیلات کا اعلان کیا۔سیاہ پوشی اور سینہ زنی کو کافی فروغ دیا اور انہوں نے

....

(۱) کامل بن اثیر ج ۳ .... تاریخ تشیع در ایران۔دول الشیعہ در تاریخ۔مختصر العرب

(۲) سید صالح شہرستانی تاریخ عزا و گریہ بر امام حسین ص ۲۱۹۔مراۃ البلدان ص ۲۰۰

(۳) البدایۃ والنھایۃ ج ۱۱ ص ۲۹۷ تاریخ تشیع در ایران ج ۱ ص ۲۶۳ دولت ال بویہ و تشیع قہرمان اسلام ج ۴ ص ۱۹۸

عزاداری حضرت امام حسینؑ کو کافی وسعت دی۔

انہوں نے عباسی حکومت کے وسط میں گھروں میں ہونے والی مجالس عزاء کو آشکار طور پر برپا کیا اور انہوں نے خیابان اور بازاروں میں گروہ در گروہ لوگوں کو عزاداری کے لیے بھیجا۔

یہ روش عراق تک محدود نہیں تھی بلکہ بہت بڑے ملکوں، شہروں اور قصبوں تک جا پہنچی۔ تاریخ کی گواہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایران، مصر، شمالی افریقہ اور دیگر عرب ممالک میں مؤثر ثابت ہوئی اور وہ تمام ممالک اس عزاداری میں شریک ہو گئے۔

جب سلطان معز الدولہ احمد بن بویہ ۳۳۴ میں بغداد کے خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے حکم دیا کہ عاشور کے دن بازار اور دفاترِ حکومتی بند کیے جائیں اور ۳۵۲ کو رسمی تعطیل کا اعلان کیا گیا اور چھٹی کی گئی اور عاشور کو حزن اور غم کا دن قرار دیا گیا۔

انکے زمانہ میں محرم الحرام کے پہلے عشرے میں چھٹیاں کی گئیں۔ (۱)

بازاروں اور لوگوں کی آمدورفت والے تمام راستوں پر سبیلیں لگائی گئیں تا کہ لوگوں کو سیراب کیا جائے۔ مستورات پرانے لباس پہن کر باہر آتیں اور انکے سروں پر عزا کا رومال بندھا ہوتا تھا۔ وہ گریہ وزاری کے ساتھ نوحہ پڑھتی تھیں اور اپنے چہروں اور رخساروں پر ماتم کرتی تھیں۔ مرد حضرات دن کے وقت سر اور پا برہنہ سینہ زنی کرتے اور گریہ کرتے۔ اور دستوں کی شکل میں منظّم طور پر عزاداری کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کو تعزیّت و تسلیّت پیش کرتے تھے۔

....

(۱) البدایۃ والنہایۃ ج ۱۱ ص ۲۸۶ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۱۱۹۸ المنتظم ج ۸ ص ۵۸ الکنی والالقاب ج ۳ ص ۲۸۱ آل بویہ ص ۴۵۵

معزالدولہ خود بنفس نفیس سیاہ لباس پہنتے تھے اور لشکر کو بھی حکم دیتے تھے کہ محرم الحرام میں سیاہ لباس پہنیں اور وہ خود تمام ماتمی دستوں کی قیادت کرتے تھے اور تمام لوگ سینہ زنی میں مصروف ہوتے تھے۔

پہلی مرتبہ ماتمی دستہ جات اور معزالدولہ کے لشکر نے معزالدولہ کی قیادت میں بغداد سے کاظمین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے حرم اقدس میں حاضری دی۔ اور انہوں نے ماتم کرتے ہوئے اور گریہ کناں ہو کر دو اماموں علیہم السلام کی بارگاہ میں پرسہ دیا۔ معزالدولہ کے بعد آل بویہ بھی مجالس عزاء حضرت امام حسین علیہ السلام برپا کرتے تھے۔

تمام شیعان حیدر کرار علیہ السلام مختلف ممالک میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے عزاداری کرتے ہیں۔ لیکن ہر ملک میں عزاداری کا طریقہ مختلف ہے بلکہ بعض اوقات ایک شہر سے دوسرے شہر کی عزاداری کا طریقہ مختلف ہے۔ عراق، ایران، لبنان، سوریہ، ترکی، جنوب مشرقی ایشیا، ترکستان، تبت، چین، برصغیر، ہندوستان، افغانستان، جزائر عرب میں عزاداری ایک خاص طرز سے منائی جاتی ہے۔

حضرات آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور کی عزاداری کا طریقہ ہم سے پوشیدہ ہے

اس بات کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے دور میں عزاداری ہوتی تھی۔ لیکن مختلف عوامل کی بنا پر اس کو پوشیدہ رکھا گیا۔

توابین کے سولہ ہزار لشکر نے سلیمان بن صرد کی سرپرستی میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں سے جنگ لڑنے کا ارادہ کیا۔ وہ جنگ کرنے سے پہلے کربلا میں آئے اور تین دن تک حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر گریہ وزاری کرتے رہے اور زیارت کی اور انہوں نے

بہت زیادہ عطر خاک کربلا پر چھڑکا اور انہوں نے اس بات پر توبہ و استغفار کی کہ ہم کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی نصرت کے لیے نہیں پہنچ سکے تھے اور اب ہم آپ علیہ السلام کے قاتلوں سے ضرور لڑیں گے۔

۶۱ سے ۷۱ ہجری تک مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام میں اندرونی طور جنگیں ہوتیں رہیں۔ ان سالوں میں شب و روزِ عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر پر اور شیعان حیدر کرار کے گھروں میں عزاداری ہوتی تھی۔

بنی امیہ کی حکومت کے آخر اور بنی عباس کی حکومت کے شروع میں محرم اور عاشورا واقعاً ماتم عمومی اور یوم حسین علیہ السلام کے طور پر اعلان کیا گیا۔ اور کربلا میں ایک شورش برپا تھی۔ بنی عباس نے حکومت صرف اور صرف اسی بات پر حاصل کی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں سے انتقام لیں گے۔ لیکن جب انہوں نے لوگوں کی حالت دیکھی تو سب سے پہلے منصور دوانقی اور بعد میں متوکل عباسی اور دیگران نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کو مسمار کرنے کی کوششیں کیں اور عزاداری سید الشھداء کو مٹانے کی کوشش بھی کی گئی۔ (۱)

ان کے علاوہ دیگر عوامل بھی تھے جن کی وجہ سے آئمہ حضرات علیہم السلام کی عزاداری کا طور طریقہ ہم سے مخفی رکھا گیا۔ ان میں سے ایک سبب ظالم حکمرانوں کا وجود بھی ہے کہ انہوں نے طول تاریخ میں شیعان حیدر کرار علیہ السلام پر ظلم و ستم کرنا اپنا شیوہ بنایا ہوا تھا۔ وہ شیعوں کے گھروں کو ویران کر دیتے اُن کے اموال ضبط کر لیتے اور انہیں قید میں ڈال دیتے اور اکثر کو تختہ دار پر لٹکا دیتے...... اور دیگر مظالم کرنے میں انہوں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔ حتیٰ کہ غیبت

....

(۱) زندگانی حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام ج ۲ ص ۲۷۸۔۲۷۹

کبریٰ کے دور میں انہوں نے شیعوں کے بہت بڑے کتب خانے جو کہ نوادرات پر مشتمل تھے۔ بغداد، کاظمین، مدینہ، نجف کربلا اور حِلہ میں نذرِ آتش کر دیئے۔ کیا یہ بات معلوم نہیں ہے کہ ان حوادث کو آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے زمانے سے نہایت ہی قربت حاصل تھی۔ حتماً آئمہ ھُدیٰ نے عزاداری کے بہت زیادہ دستور و قوانین بتائے تھے جو کہ ان کتب میں مرقوم تھے جو ہم تک نہیں پہنچ پائیں؟!

حضرت زیدؒ بن علی ابن الحسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ہشام بن عبدالمالک کا لشکر حضرت امام حسین علیہ السلام کے زائرین کو مثلہ (ان کے اعضاء و جوارح کاٹ دیا) کرتا تھا۔ اگر ان ظالم حکمرانوں کا خوف اور شیعوں کی جان کی حفاظت مقصود نہ ہوتی تو ہماری طرح عزاداری کرتے۔ اس وقت ایک معمولی اشارہ بھی واقعہ کربلا کی طرف کیا جاتا تو آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے۔ حتیٰ کہ اگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مخدراتِ عصمت میں سے کسی معصوم بچی کو بھی دیکھتے تو رونا شروع کر دیتے۔ اسی طرح اگر حضرت سجاد علیہ السلام کسی جانور کو ذبح ہوتے دیکھتے تو بہت روتے اور قصاب سے معلوم کرتے کہ تم نے اسے پانی پلایا ہے؟!

آخری صدیوں میں عزاداری کی کثرت:۔

عزاداری کی کثرت کی وجہ سے اشک، مجالس، ماتمی دستے اور لوگوں کے دلوں میں آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی معرفت زیادہ ہوئی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

یا علیؑ! واعلم ان اعجب الناس ایماناً واعظمھم یقیناً قوم یکونون فی آخر

الزمان لم یلحقو االبنی و حجب عنهم الحجة فامنو ابسواد علی بیاض

یا علیؑ! ایمان میں عجیب ترین لوگ اور یقین میں عظیم ترین لوگ وہ گروہ ہے جو کہ آخرالزمان میں ہوگا اور انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام معصوم علیہ السلام کو درک نہیں کیا ہوگا لیکن وہ سیاہی کا سفیدی پر ایمان رکھتے ہوں گے۔

حضرت امام زمان علیہ السلام کی غیبت کے دور میں شیعان حیدر کرار علیہ السلام نے فرامین معصومین علیہم السلام کو زیادہ درک کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں مجالس عزاء میں حاضر ہونے کی توفیق حاصل ہے۔ چاہے یہ مجالس جشن ہوں یا مجالس عزا ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسمع سے فرمایا: تم اہل عراق میں سے ہو کیا تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟!

اس نے عرض کیا: ''جی نہیں'' کیونکہ میں بصرہ میں مشہور شیعہ ہوں۔ خلیفہ کے جاسوس اور اس کے پیروکار میرے ساتھ ہوتے ہیں۔ میرے دشمن ناصبی اور ان کے علاوہ بہت زیادہ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو مظالم حضرت امام حسین علیہ السلام پر کیے ہیں وہ یاد کرتے ہو؟!

میں نے عرض کیا: ''جی ہاں''

آپ علیہ السلام نے دریافت کیا: گریہ وزاری کرتے ہو؟!

میں نے عرض کیا: ''جی ہاں'' خدا کی قسم! حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر اتنا روتا ہوں کہ میرے خاندان والے میرے آنسو دیکھتے ہیں اور اس قدر میں کم کھانا کھاتا ہوں کہ اس کے آثار میرے چہرے سے ظاہر ہوتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا تیرے آنسوؤں کے بدلے تجھ پر رحم کرے! جان لو! کہ تمہارا

شمار ان لوگوں میں ہوگا جو ہمارے مصائب پر روتے ہیں۔ ہماری خوشی میں خوش ہوتے ہیں اور ہمارے مصائب میں محزون ہوتے ہیں۔ اگر ہم امان میں ہوں گے تو ہمارے شیعہ بھی امان میں ہوں گے۔

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بہت گریہ کیا جو لوگ آپ کے پاس موجود تھے انہوں نے بھی بہت اشک بہائے۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہلبیتؑ کو فضیلت دی ہے اور ہمیں رحمت کے ساتھ مختص کیا ہے۔

جس دن سے حضرت امیر المومنین علیہم السلام شہید ہوئے ہیں اس دن سے ہمارے لیے زمین و آسمان روتا ہے اور فرشتے ہمارے لیے بہت زیادہ روتے ہیں۔ جس دن سے ہمیں شہید کیا گیا ہے اس دن سے فرشتوں کے آنسو خشک نہیں ہوئے ہیں۔ جس نے ہمارے مصائب پر یا ہم پر گریہ کیا ہے۔ رحمت خدا اسے ضرور ملتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی آنکھ سے آنسو باہر بھی نہ آئے۔(۱)

اقناع اللائم ص ۹۵۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۹۔ ۲۹ کامل الزیارات ص ۲۰۳۔
وسائل الشیعہ ج ۱۴/ ۵۰۸ العوالم امام حسین ص ۵۴۹۔ ۵۳۰

محرم الحرام کی تیاری

محرم الحرام آہ وبکاء اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصائب کا مہینہ ہے۔ محرم ہی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اعلان (الست اولی بکم من انفسکم) کیا میں تمہارے نفس پر اولیٰ نہیں ہوں۔ غدیر کا ہاں میں جواب دیا جاتا ہے۔

محرم ہی میں (لا بکین لک بدل الدموع دماً) یقیناً میں پانی کے بدلے خون روتا ہوں۔ کا عملی ثبوت دینا چاہیے۔

محرم الحرام ہی میں شیعانِ حیدرِ کرار مقام عظمیٰ ولایت وامامت سے اپنی محبت اور عقیدت کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہ مہینہ اشک وعزاداری کا مہینہ ہے۔ شیعہ کی محبت کے اظہار کا مہینہ ہے۔ ماہِ کربلا ماہِ مقتل اور سینہ زنی کا مہینہ ہے اور یہ مہینہ حق کو ظاہر کرنے کا مہینہ ہے اور یہ مہینہ توحید، رسالتؐ اور ولایتؑ کی بقاء کا ضامن مہینہ ہے۔

جب یہ اتنی عظمت والا اور مصائب والا مہینہ ہے تو اس میں اپنے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں، زبان اور دیگر اعضاء بدن کو گناہوں سے بچائیں تا کہ اس ماہ میں ہم جو کچھ سنیں اس پر عمل بھی کریں اور اسی وجہ سے ہمیں یہ توفیق ملے گی کہ ہم اہلبیت علیہم السلام کے فضائل ومصائب بالعموم اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے فضائل ومصائب بالخصوص سننے کے لیے آمادہ ہوں گے۔

محرم میں جسم اور روح کی حفاظت:۔

ہر وقت ہمیں جھوٹ اور غیبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کسی پر تہمت بھی نہیں لگانی چاہیے اور خرافات سے بچنا چاہیئے۔ ہر وقت ہماری زبان پر صلوات، استغفار کا ورد ہونا چاہیے۔ تا کہ

خداوند متعال ہمیں توفیق دے کہ اس مہینہ میں زیارتِ عاشورا، مرثیہ، اشعار سینہ زنی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا نام مبارک ہماری زبان پر جاری ہو۔ ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ محلِ عنبر وگلاب کو کثافت سے آلودہ نہ کریں۔

لہذا ہم اپنی آنکھوں کو اشک بہانے کے لیے آمادہ کریں اور ہم اپنی آنکھوں کو یہ اجازت ہرگز نہ دیں کہ وہ ہر شی اور ہر کسی کو دیکھیں۔

ہماری آنکھیں قرآنی آیات، آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی زیارات، ضریح مطہر، آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے ناموں کو دیکھنے کے لیے تیار کریں تاکہ ہم بہت ہی بہتر انداز میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر گریہ کرسکیں۔

اگرچہ ہماری آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسو حضرت امام حسین علیہ السلام کی برکت کی وجہ سے پاک کنندہ جان ہیں اور تمام آلودگی سے مبرّہ ہیں اور ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم ان آنسوؤں کا استقبال کریں جن کے احترام کے ہم قائل ہیں تاکہ ضروری ہے کہ پاک آنکھوں سے ہمارے آنسو نکلیں۔

یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں کو بھی بڑے غور سے دیکھیں چونکہ اس مہینہ میں ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی اکبر علیہ السلام، حضرت علی اصغر علیہ السلام، حضرت زینب علیہا السلام اور .... اہلبیتؑ کے ساتھ محبت کا ثبوت دیں اور ان ہی ہاتھوں سے ماتم کریں۔ ان ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرتے ہیں اور پیشانی پر ماتم کرتے ہیں۔ اِنہیں ہاتھوں سے زنجیر زنی کرتے ہیں۔ انہی ہاتھوں سے دسترخوانِ امام حسین علیہ السلام کے لیے کام کرتے ہیں۔

اور اپنے پیروں سے چل کر ہر کام نہیں کرنا چاہیے بلکہ زیارت کے لیے جانا چاہیے۔ حرم میں جانا چاہیے اور مسجد جا کر نماز با جماعت ادا کرنی چاہیے۔ بلکہ ان پیروں سے چل کر مجالسِ عزاء میں شریک ہونا چاہیے اور برادرانِ ایمانی کی حاجت روائی کے لیے سعی کرنا چاہیے اور تمام کارِ خیر انجام دینے چاہئیں۔ ہر وقت مالِ حرام کھانے سے بچنا چاہیے اور محرم الحرام میں تو خصوصی طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

محرم میں مندرجہ ذیل عناوین پر عمل کرنا چاہیے۔

ا۔ روزمرہ زندگی میں غم کی جھلک

محبان اہلبیت علیہم السلام کی زندگی محرم اور صفر میں تبدیل ہونا چاہیے۔ ان کے چہروں سے غم واندوہ نمایاں ہو اور انہیں صاحبانِ مصائب کی خدمت میں تعزیّت وتسلیّت پیش کرنا چاہیے اور عزاداری کے تمام امور سب مل کر انجام دینا چاہئیں تا کہ تمام حضرات مومنین اس کارِ خیر کثیر سے بہرہ مند ہو سکیں۔

ذاتی کاموں کو محرم سے پہلے سمیٹ لینا چاہیے تا کہ ایام محرم میں ان کے پاس وقت ہو اور وہ احسن طریقے سے مجالس عزاء اور سینہ زنی میں شرکت کر سکیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے لیے بہترین اور زیادہ سے زیادہ وقت نکالنا چاہیے تا کہ ثواب زیادہ ہو۔

۲۔ تفریحات کو کم کرنا

ہر امام علیہ السلام کی شہادت کے دن اور بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن اور عشرہ محرم میں آمد و رفت ختم کر دینا چاہیے۔ خریداری چھوڑ دینا چاہیے۔ ادھر ادھر جانے کی

بجائے زیادہ سے زیادہ مجالس عزاء میں شرکت کرنی چاہیے۔ تا کہ مجالس عزاء میں زیادہ سے زیادہ اجتماع نظر آئے۔ تا کہ اجر الٰہی کا باعث بن سکیں۔ ہر مجلس عزاء کا احترام کرنا چاہیے اور حتی المقدور شریک بھی ہونا چاہیے۔ سیر و تفریح اور نئے لباس نہیں پہننے چاہئیں۔

۳۔ غم اور عزاداری کو خوشی پر مقدم سمجھنا

ہمیں اپنی ذاتی خوشی اور خوشحالی پر غمِ اہلبیت علیہم السلام اور مصائب سید الشھداء کو مقدم سمجھنا چاہیے۔ اگر ہم نے اپنی خوشی کے لئے مصائب کے ایام میں جشن منائے تو ہم بھی بنی امیہ کی طرح ہو جائیں گے۔

قدیم زمانہ سے شیعہ محرم کا احترام کرتے ہیں اور ان ایام عزاء کی پاسداری کرتے رہیں گے۔ ایران میں اگر عید نوروز محرم میں آئے تو وہ لوگ عید نہیں مناتے بلکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر غمگین ہوتے ہیں۔ (۱)

۴۔ سیاہ لباس

سیاہ لباس اپنے اور اپنے خاندان کے تمام افراد کے لیے محرم سے پہلے تیار کروانا محرم کے آداب میں سے ہے۔ ہمیں سیاہ لباس بنوانے کی فکر ہونی چاہیے تا کہ اس درسگاہِ عزاداریٔ امام حسین علیہ السلام میں دیگر لوگ شرکت کریں تو سوال کریں کہ یہ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہیں اس سے احیاءِ امر عزاداری کو تقویت ملتی ہے۔ ہمیں اسی طرح محرم میں اپنی زندگی کو تبدیل کر دینا چاہیے کہ ہمارے معصوم بچے بھی سوال کریں کہ کس وجہ سے اچانک ہمارے کپڑوں کے

المجازر والتعصبات الطائفیۃ فی عھد الشیخ المفید ص ۸۲ النجوم الزاھرہ ج ۴ ص ۲۱۸

رنگ بدل گئے ہیں؟!

تو ہم جواب دیں گے کہ یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے ایام ہیں۔ ایسے عظیم معاشرہ میں تربیت پانے والے بچے جب جواں ہوں گے تو وہ خود بخود محرم سے پہلے، عزاء، غم و اندوہ، حزن اور مجالس کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کریں گے۔

عشرہ محرم الحرام کا قرآن مجید میں ذکر

قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور اس میں ہر شی کا ذکر موجود ہے۔ بعض اشیاء کا ذکر کنایہ کے طور پر ہوتا ہے اور بعض کا صراحت کے ساتھ۔ تاریخ کا ایک اہم اور دردناک ترین باب واقعہ کربلا ہے تو کیا اس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے؟! یقیناً یقیناً اس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ قرآن مجید میں سورہ فجر ہے اور معصومین علیہم السلام کی زبانی اس کا نام سورۃ الحسین ہے (۱) اور اس میں ہے۔

(والفجر ولیالٍ عشر)

فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم

دس راتوں سے ''محرم کا پہلا عشرہ'' مراد ہے۔

یہ اس ماہ کی عظمت کی دلیل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں روزِ عاشور ہے۔ اور یہ عشرہ اور خصوصی طور پر عاشور کا دن حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب اور شہادت کا دن ہے۔ (۲)

....

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۲۳۔ وسائل الشیعہ ج ۶ ص ۱۴۴۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۱۸

(۲) مجمع التفاسیر ج ۶ ص ۵۰۲۔ بحار الانوار ج ۵۵ ص ۱۴۰ تفسیر کبیر رازی جزء ۳۱ ص ۱۶۲۔ تفسیر الجلالین ج ۲ ص ۲۹۸

محرم میں آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی سیرت

حضرات آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام محرم میں خاص اہتمام کرتے تھے کیونکہ یہ مہینہ مصیبت اور حزنِ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مہینہ ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا

محرم وہ مہینہ ہے۔ جس میں اہلِ جاہلیت جنگ وجدال کو حرام سمجھتے تھے لیکن اسی مہینہ میں ذریتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا گیا اور حرمِ رسولِ خدا کو اسیر کیا گیا۔ اور ہمارے خیموں کو جلایا گیا۔ اور ہمارے تبرکات لوٹ لیے گئے اور ہمارے بارے میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت کو پامال کیا گیا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن کثرت گریہ کی وجہ سے ہماری آنکھیں زخمی ہوگئیں ہیں اور عاشور کے دن ہماری آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے ہیں اور ہمارے سب سے زیادہ عزیز حضرت امام حسین علیہ السلام کو کربلا میں بے دردی سے شہید کیا گیا۔ ہمارے لیے قیامت تک حزن وملال باقی ہے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ کریں کیونکہ آپ علیہ السلام کے مصائب پر رونے سے بڑے بڑے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ (۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

جب بھی محرم کا چاند نظر آتا تو آپؑ کا حزن بہت زیادہ ہو جاتا اور امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر

....

(۱) امالی شیخ صدوق ص ۱۹۰، روضۃ الواعظین ص ۱۶۹، مناقب ال ابی طالب ج ۳ ص ۲۳۸ الاقبال ج ۳ ص ۲۸۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۳، ۲۸۴

آپؑ کا گریہ بہت بلند ہو جاتا۔ اطراف عالم سے لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آپؑ کی خدمت میں پرسہ اور تعزیت پیش کرتے۔ اس کے بعد حضرت امام صادق علیہ السلام سمیت تمام لوگ بلند آواز میں حضرت حسین علیہ السلام کے مصائب پر روتے۔

جب عزاداری ختم ہو جاتی تو حضرت صادق علیہ السلام لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے:

اے لوگو! حضرت امام حسین علیہ السلام خدا کے ہاں زندہ ہیں رحمت اور نعمات الٰہی میں ہیں۔ آپؑ علیہ السلام اپنی فوج اور مقتل اور اپنے جوانوں کا مقتل دیکھتے ہیں۔ اور آپؑ اپنے زائرین، ماتمی، عزاداروں کو دیکھتے ہیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام ان کے نام اور ان کے والدین کے ناموں سے بھی آگاہ ہیں اور یہ بھی آپؑ کو معلوم ہے کہ کس عزادار کی بہشت میں کونسی جگہ ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام تمام رونے والوں کو دیکھتے ہیں اور ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ آپؑ اپنے جد نامدار، اپنے بابا جان، اپنی والدہ گرامی اور اپنے برادرِ معظم سے بھی فرماتے ہیں کہ میرے عزاداروں، ماتمیوں اور میرے مصائب پر رونے والوں کے لیے استغفار کریں۔ اگر میرے عزاداروں کو معلوم ہو جائے کہ خدا ان کو میرے مصائب پر رونے اور ماتم کی کیا جزا دے گا تو وہ بہت ہی خوشحال ہو جاتے۔ میرے مصائب پر رونے والا گناہوں سے اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح ابھی شکم مادر سے متولد ہوا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا

محرم میں میرے بابا جان حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بالکل مسکراتے نہیں تھے۔ یکم محرم سے عاشور تک آپ کا غم واندوہ اور حزن و ملال بہت زیادہ ہوتا تھا۔ اور عاشور آپؑ کی مصیبت کا

سب سے بڑا دن ہوتا تھا۔ اور مسلسل فرماتے تھے کہ

''آج وہ دن ہے جس دن حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تھے''(۱)

آداب عزاداری

مصائب کی گہرائی اور ان کی یاد انسان کو کھانے پینے سے دور کر دیتی ہے۔ حتیٰ کہ انسان وہ لقمہ جو فقط اس کی بھوک دور کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ کھائے تو اسکی آنکھیں اشک بار ہوتیں ہیں اور وہ اس فکر میں ہوتا ہے۔

(کیف اکل ، وقد قتل ابن رسول الله جائعاً)

میں کیونکر کھاؤں درحالانکہ فرزند رسول حضرت امام حسین علیہ السلام بھوکے پیاسے شہید ہوئے ہیں اور میں کس طرح ٹھنڈا پانی پیوں درحالانکہ میرے سردار حضرت امام حسین علیہ السلام کو پیاسا شہید کیا گیا ہے۔ پانی کو دیکھ کر اس کی ٹھنڈک کا احساس، اور پانی پینے کے بعد حضرتؑ کی پیاس ہمارے سوزِ سینہ کو مزید بڑھا دیتی ہے۔

مجالس عزا کا بپا کرنا

مصائب کے لوازم میں سے ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے مجالس عزا کا انعقاد کیا جائے۔ یہ مجالس عظمت اور فضل کے ساتھ بانیٔ مجلس کی خاص لیاقت اور اہلیت کا بھی تقاضا کرتی ہیں اور یہ لیاقت حضرت سید الشہداء علیہ السلام سے طلب کی جائے۔

....

(۱) امالی شیخ صدوق ص ۱۹۱ روضۃ الواعظین ص ۱۶۹ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۰۵

الاقبال ج ۳ ص ۲۸ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۴ ۔ احترام محرم ص ۴۵

مجالسِ عزا کی فضیلت

جنابِ فضل نے بتایا ہے کہ یکم محرم کو حضرت امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

گذشتہ رات تم کہاں تھے؟!

فضل: ہمارے ایک دوست نے کہا ہے کہ ہم نے محرم کا چاند دیکھا ہے۔ اسی مناسبت سے آپ علیہ السلام کے حبدار نے مجلس عزاء کا اہتمام کیا ہے۔ ہم آپؑ کے جدِ بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اہلبیتؑ کی مصیبت پر رونے کے لیے جمع ہوئے ہیں اور ہم نے ان مصائب کو یاد کیا ہے جو اس مہینے میں آپ علیہ السلام پر وارد ہوئے تھے۔ ہم نے اس کی مجلس میں شرکت کی ہے اور ہم بہت روئے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

نور اللہ قلبک وشرح لک صدرک واجرک علی حسن منعک وولائک لاھل بیت نبیک

خدا تیرے دل کو منور کرے، اور تجھے شرح صدر عطا فرمائے، اور تجھے تیرے اس عمل پر اور اہلبیتِ علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ولاء رکھنے کی جزائے خیر دے۔

آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا:

جب تم مجلس عزاء سے باہر آئے تو تم نے کسی کو دیکھا تھا۔

فضل: ''جی ہاں'' میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ ایک شخصیت کو دیکھا تھا جو دروازے پر تشریف فرما تھی۔

حضرت امام صادق علیہ السلام: کیا تم نے ان کو پہچانا تھا؟!

فضل: میرے سید و سردار! تاریکی کیوجہ سے میں نہیں پہچان سکا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام: میں خود ہی دروازہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔!!

فضل: ''اللہ اکبر''، مجلس کے اندر کیوں تشریف نہیں لائے تا کہ آپؑ صدر مجلس بن کے بیٹھتے ؟!

خدا کی قسم! آپؑ صاحبِ عزا ہیں اور واجب ہے کہ ہم آپؑ کی خدمت میں تعزیت پیش کریں!!

حضرت امام صادق علیہ السلام: میں نے اندر آنے کا ارادہ کیا تھا اور میں نے دیکھا کہ صدرِ مجلس میں میرے جد امجد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت فاطمۃ زہرا علیہا السلام تشریف فرما ہیں اور وہ تم لوگوں کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر گریہ وزاری اور نوحہ خوانی کر رہے ہیں۔ (۱)

مجالس عزا اہلبیت علیہم السلام کو پسند ہیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال نے ہمیں برگزیدہ پیروکار عطا فرمائے ہیں۔ جو ہماری خوشی پر خوش ہوتے ہیں اور ہمارے غم میں غمگین ہوتے ہیں۔ (۲)

اور آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا:

جان لو! ہر شی کا سردار ہوتا ہے اور مجالس کی سردار ہمارے شیعوں کی مجالس ہیں۔ (۳)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس مجلس میں ہمارا امر زندہ کیا جائے اگر اس میں کوئی مومن شریک ہو جائے تو جس دن دل مردہ ہوں گے اس کا دل مردہ نہیں ہوگا۔ (۴)

---

(۱) ثمرات الاعواد ج ۱ ص ۱۶، منابع النوراء ص ۱۷ ادیوانمصار یع العبر ہ ج ۱ ص ۱۷

(۲) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۷ ج ۶۵ ص ۱۸ ج ۱۰ ص ۱۱۴۔
تحف العقول ص ۱۲۳ خصال ص ۶۳۵ ۔غرر الحکم ۱۳۰۵۔ تاویل الآیات ج ۲ ص ۶۶۷

(۳) اصول کافی ج ۳ ص ۲۱۳ امالی شیخ صدوق ص ۲۹۷ نفس المھموم ص ۱۱۴۔ بحار الانوار ج ۶۵ ص ۸۰

(۴) عیون اخبار الرضا علیہ السلام ج ۲ ص ۲۶۴ بحار الانوار ص ۱۹۹ ج ۴۴ ص ۲۷۸ امالی شیخ صدوق ص ۱۳۱ مشکاۃ الانوار ص ۴۴۸ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۰۲ الدعوات راوندی ص ۲۷۸

مجالسِ عزاء اہلبیت علیہم السلام، مجالسِ ذکر ہیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت حسن علیہ السلام سے فرمایا:

(علیک بمجالس الذکر) (۱)

آپ مجالسِ ذکر میں شرکت کیا کریں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ان ذکر نا من ذکر اللہ وذکر عدونا من ذکر الشیطان (۲)

ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔

مجالسِ عزاء کی وجہ سے عمر، اولاد اور مال میں برکت

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اگر ایک درہم حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری پر خرچ کیا جائے تو خداوند متعال ہفتاد برابر یعنی ستر گنا دنیا میں برکت عطا فرماتا ہے۔ عزاداری راہ نجات ہے۔ جو کہ عمر میں اضافہ اور مال میں برکت کا سبب ہے۔ جو شخص بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی راہ میں جو شخص کچھ خرچ کرتا ہے خدا اس کو کئی گنا فوراً عطا فرماتا ہے۔ اور کوئی شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی راہ میں خرچ نہ کرے تو اس کے مال میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ دعا حسنیہ ص ۳۰۔۳۱

....

(۱) بحار الانوار ج ۴۲ص ۲۰۳ نہج السعادۃ ج ۸ص ۱۴۲ امالی شیخ طوسی ص ۳ کشف الغمہ ج ۲ص ۱۵۹

(۲) اصول کافی ج ۲ص ۴۹۶، ۱۸۶۔ بحار الانوار ج ۲۷ص ۶۸ ۱۴ حسن الجزاء فی اقامۃ العزاء علی سید الشہداء ج ۱ ص ۱۶۱۔ مکیال المکارم ج ۲ص ۱۴۵ وسائل الشیعہ ج ۷ص ۱۵۳، ۱۹۸۔

معصوم علیہ السلام امام کے غم اور حزن میں شریک ہونا

ہر سال یکم محرم سے عاشور تک حضرت امام حسین علیہ السلام کا خون آلود کُرتا عرش سے زمین کی طرف معلق کیا جاتا ہے۔ اس لیے تمام موجوداتِ عالم چاہے ان کا تعلق عالمِ بالا سے ہے یا عالم ارض و تحت الثریٰ سے وہ محزون اور عزادارِ حسینؑ بن جاتی ہیں۔ (۱)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے یکم محرم کو ایان بن شبیبؓ سے فرمایا:

اے پسر شبیبؓ! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ جنت میں درجاتِ عالیہ میں ہمارے ساتھ رہو تو تم ہماری مصیبت پر غمگین اور ہماری خوشی پر خوش ہوا کرو۔ (۲)

معاویہ بن وھبؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کو سجدے کی حالت میں دیکھا تو آپؑ حضرت امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے لیے دعا کر رہے تھے۔

آرائش نہ کرنا

محرم کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ انسان چاہے مرد ہو یا عورت بناؤ سنگھار سے پرہیز کرے کیونکہ یہ موجوداتِ عالم کے لیے مصائب اور حزن کا دن ہے اور یہ دن خدا، ملائکہ، انبیاءؑ اور جنت کی حوروں کے لیے بھی مصیبت کا دن ہے۔ درحالانکہ حورالعین مظہرِ زینت و زیبائی ہیں تو وہ بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر اپنی رخساروں پر ماتم کرتی ہیں۔ پس دیگران کے لیے بھی اس بات کی بالکل گنجائش نہیں ہے کہ وہ آرائش کریں۔

---

(۱) خصائق الزینبیہ ص ۹۴ خصیصہ ۱۹۔ ثمرات الاعواد ج ا ص ۳۶۔ ۳۷

(۲) بحارالانوار ج ۴۴ ص ۲۸۵۔ امالی شیخ صدوق ص ۱۹۲ عیون اخبار الرضاج ۲ ص ۲۶۹ الاقبال ج ۳ ص ۲۰۷ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۰۲۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

خاندان بنی ہاشمؑ کی کسی مستور نے بعد از کربلا نہ سرمہ لگایا، نہ خضاب کیا اور نہ تیل لگایا۔

جب تک کہ عبید اللہ ابن زیاد کا سر ہمارے پاس نہ آیا۔......(۱)

خاندان بنی ہاشمؑ کی مستورات نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی شہادت پر مسلسل ایک ماہ عزاداری کی اور ایک سال تک سیاہ لباس پہنے رکھا اور تمام قسم کی زیبائش کو ترک کر دیا۔(۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مستوراتِ فاطمیاتؑ، علویاتؑ اور ہاشمیاتؑ نے سیاہ لباس پہنا۔

لباس عزا

بلادِ عالم میں غم و اندوہ کو ظاہر کرنے کے لیے سیاہ لباس پہنا جاتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ مختلف قومیں اظہار حزن کے لیے لباس سیاہ پہنتی ہیں۔

اور ہم بھی ایام شہادت میں سیاہ لباس پہن کر یہ ثبوت دیتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے زخم ہمارے دلوں میں تازہ ہیں۔ اور ہم چودہ سو سال سے آج تک آپ کے عزادار ہیں۔

سیاہ لباس مظلوم کی مدد کی علامت ہے۔

سیاہ لباس غلبۂ حق بر باطل کی علامت ہے۔

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۴۴ کامل الزیارات ص ۱۶۸ تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۵۹
مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۳۹۱ ذوب النضار ص ۱۴۴

(۲) مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۸۳۔ اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۵ البدایہ والنھایہ ج ۸

سیاہ لباس اعلان نفرت ہے کہ ہم خدا، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی آل کے دشمنوں سے بیزار ہیں۔

سیاہ لباس ''صبر'' کی علامت ہے۔

سیاہ لباس اسیران کوفہ و شام کا لباس ہے۔

سیاہ لباس، لباس استقامت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کے مصائب میں باطل قوتوں کے سامنے پائے ثبات رکھتے ہیں۔

کیونکہ صاحبان عزا نے طرح طرح کے مصائب کو برداشت کر کے استقامت کا ثبوت دیا ہے۔

آئمہ ھُدیٰ علیہم السلام کی تاریخ میں سیاہ لباس

تاریخ شاہد ہے کہ سیاہ لباس بطور عزا رائج تھا اور ہم مندرجہ ذیل موارد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

عزاداری بر جعفر طیار علیہ السلام

آپؑ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ آپؑ کی زوجہ گرامی اسماء بنت عمیسؓ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سیاہ لباس پہنا۔ (۱)

شھداء جنگِ اُحد کی شہادت پر تمام مستورات نے سیاہ لباس پہنا۔ (۲)

حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد منبرِ مسجدِ کوفہ میں خطبہ پڑھا۔ درحالانکہ آپؑ نے سیاہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اور عمامہ بھی سیاہ تھا اور آپؑ اپنے بابا جان حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت پر رو رہے تھے۔ (۳)

---

(۱) البدایۃ والنھایۃ ج ۵ ص ۲۸۸ فتح الباری ج ۹ ص ۴۰۲ لسان العرب ج ۱ ص ۴۸۳

(۲) سیاہ پوشی در سوگ ائمہ نور ص ۲۰۲ (۳) الدرجات الرفیعۃ ص ۱۴۷ شرح نہج البلاغہ ج ۱۶ ص ۲۲۔ اثبات الوصیۃ ص ۱۳۳ سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۲۶۷۔۲۷۲

عید شجاع 9 ربیع الاول کے فضائل اور اس کے ناموں میں سے ہے کہ حضرت امام علی نقی نے فرمایا۔

(یوم نزع الواد)

یہ سیاہ لباس اتارنے اور خوشی اور شادمانی کا لباس پہننے کا دن ہے۔(۱)

اور عیدِ غدیر کا نام بھی یہی ہے۔یعنی اس دن سیاہ لباس اتارا جائے۔(۲)

عاشور کے دن سیاہ پوشی در تاریخ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آپؑ نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔(۳)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے زور سے آواز دی۔

(السبو اثواب الحزن فان فرخ رسول مذبوح) (۴)

لباسِ عزا پہنو یقیناً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند شہید کردیئے گئے ہیں۔

اسی طرح ایک اور فرشتہ نے آسمان و زمین کے درمیان آواز دی۔

(یا عباد اللّٰہ! السبو اثواب الاحزان و اظهرو التفجع و الاشجان)

اے خدا کے بندو! حزن و مصیبت کا لباس پہنو اور مصائب کا اظہار کرو۔

---

(۱) مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۲۵ المختصر ص ۵۴ بحار الانوار ج ۳۱ ص ۱۲۷ مجمع النورین ۲۳۴

(۲) الاقبال ج ۲ ص ۲۶۱ مسند الامام الرضا علیہ السلام ج ۲ ص ۱۸ مصباح کفعمی ص ۷۰۲

(۳) اصول کافی ج ۵ ص ۴۵۲ دلائل الامامۃ ص ۱۷۸ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۹۴ وسائل الشیعہ ج ۵ ص ۳۶۵

(۴) مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۲۸ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۱ کامل الزیارات ص ۱۴۳

عزاداری حسین علیہ السلام کے سب سے پہلے سیاہ پوش اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

جب یزید نے اہل بیت علیہم السلام کو شام میں عزاداری کی اجازت دی تو انہوں نے لباس عزا پہننے کی درخواست کی۔ تو اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ شام کی تمام عورتوں نے سیاہ لباس پہنا اور سات دن تک حضرت حسین علیہ السلام کے لیے عزاداری کی۔ (۱)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر ام المومنین جناب ام سلمیٰؑ کو ملی تو آپ نے مسجد نبوی میں سیاہ خیمہ لگوایا اور سیاہ لباس زیبِ تن کیا۔ (۲)

مدینہ میں مستوراتِ بنی ہاشمؑ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد عزاداری کرتی تھیں درحالانکہ ان کے سیاہ لباس ہوتے تھے اور حضرت امام سجاد علیہ السلام ان کے لیے کھانا بنواتے تھے تاکہ مستورات تمام وقت عزاداری کر سکیں۔ (۳)

''تذکر'' مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ لباس ابتداءً مصائب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہننا رائج تھا اور بنی ہاشم کی تمام بانوان بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ماتم میں سیاہ لباس پہنتی تھیں اور یہ سب کچھ حضرت امام سجاد علیہ السلام کی موجودگی میں ہوتا تھا۔ اور یہ حضرت سجاد علیہ السلام کی رضایت کی دلیل ہے۔ حضرت سجاد علیہ السلام بھی سیاہ رنگ کا ''جبہ'' پہنتے تھے۔ (۴)

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۹۶ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۳۲۷ العوالم ص ۴۲۲
شجرہ طوبیٰ ج ۱ ص ۱۵۲ منتخب طریحی ص ۴۹۷

(۲) شرح الاخبار ج ۳ ص ۱۷۱ عیون اخبار و فنون الآثار ص ۱۰۹

(۳) بحار الانوار ج ۴۵ ص ۱۸۸ محاسن ج ۲ ص ۴۲۰ نفس المھموم ص ۴۷۳
وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۲۳۸۔ رجال شیخ طوسی ۱۳۹ و ۲۵۲۔

(۴) اصول کافی ج ۵ ص ۴۴۹ دعائم الاسلام ج ۲ ص ۱۶۱ وسائل الشیعہ ج ۵ ص ۳۴۔ بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۰۶

''سیاہ لباس کا حکم''

عام طور پر سیاہ لباس پہننا مکروہ ہے کیونکہ یہ لباس عزاداری کا لباس ہے اور اس کے تقدس کا ہر حال میں خیال رہے۔ اگر اس کی شرائط موجود نہ ہوں تو یہ مکروہ ہے اور وہ شرائط حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری، سوگ ہے۔ اگر ہم بطورِ اعلانِ عزا اس کو پہنیں تو اس کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سماج میں واضح ہو جاتا ہے کہ یہ سیاہ پوش عزاداران حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔ اگر عزادار سیاہ لباس نہ پہنیں تو لوگ تعجب کرتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تم نے کیوں عکس العمل ظاہر کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بہت زیادہ فقہاء عظام نے سیاہ لباس کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کیلئے استثناء قرار دیا ہے۔

بعض نے رائج تصور کیا ہے اور بعض علماء نے مطلقاً کراہت کو استثناء قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں چند روایات آپ کی نظر کرتے ہیں۔

۱۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر سیاہ عمامہ تھا۔

۲۔ ابوظبیان کا کہنا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام میرے پاس آئے تو آپؑ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

۳۔ داود برقی کا کہنا ہے کہ: شیعان حیدر کرار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سیاہ لباس کے بارے میں معلوم کیا تو ہم نے دیکھا تو آپؑ سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے اور آپ کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔

۴۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی نقی علیہ السلام کو دیکھا تو آپؑ سیاہ لباس پہنے ہوئے گھوڑے پر سوار تھے۔

واضح رہے کہ سیاہ لباس کو بطور زینت نہیں پہننا چاہیے بلکہ بطور لباسِ عزا پہننا چاہیے اور اگر کسی اور مقصد سے پہنا جائے تو یہ مکروہ ہے۔

۵۔ سلیمان بن ابی جعفر نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کے جنازے میں سیاہ لباس پہنا ہوا تھا۔

لوگ کیوں سیاہ لباس کو پسند نہیں کرتے ؟!

سیاہ لباس غیر از عزاداری مکروہ ہے حرام نہیں لیکن اسکے باوجود لوگ پسند نہیں کرتے ؟!

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عنادِ حُسینیت علیہم السلام کا اظہار کرتے ہیں اور کوئی حرمت والی بات نہیں ہے اور نہ ہی کسی امر میں اس کی حرمت ثابت ہے۔ لہذا اس پر اعتراض کرنے والا آتش عناد میں ہے اور تحقیق سے دور ہے۔

شعار سیاہ لباس:

سیاہ لباس، لباسِ علامتِ عزا ہے۔ اور ہم اپنے امام بارگاہوں، مساجد، گھروں اور لباس کو سیاہ کر کے یہ ثبوت دیتے ہیں کہ ہم عزائے حسین علیہ السلام میں سیاہ پوش ہیں اور ہم سیاہ لباس پہن کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم حسین علیہ السلام کے عزادار ہیں اور کون لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتل ہیں۔

یہ لباس کی سیاہی اُسی دھویں کی سیاہی ہے جو خیام حُسینی علیہ السلام کے جلتے وقت اٹھا تھا۔

شیعانِ حیدرِ کرار علیہ السلام لباس سیاہ پہن کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے بغیر دنیا ہماری نگاہ میں تاریک ہے۔ گویا خورشیدِ ولایت اسی ماہ میں غروب ہوا تھا۔ بعض اکابرین شیعہ سیاہ لباس کو عام طور پر نہیں پہنتے تھے بلکہ صرف اور صرف حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے لیے پہنتے تھے اور اگر وہ لباس پرانا ہو جاتا تو وصیت کرتے کہ ہمارے ساتھ یہ لباس دفن کیا جائے۔

ہم حضرت صاحب الامرؑ کے ظہور تک عزادار ہیں۔ ہم نے عزاداری کو ماتم، مجلس اور سیاہ لباس کے ذریعے زندہ رکھنا ہے۔

انفاق اموال:

اہلبیت کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت زیادہ اجر کا باعث ہے اور بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری پر خرچ کرنا نہایت اجرِ عظیم کا باعث ہے اور اس سلسلہ میں لباس سیاہ کی خریداری اور مجالس عزاء و دیگر کاموں کے لیے سیاہ کپڑا خریدنا اور تقسیم کرنا وارد ہوا ہے۔

مال خرچ کرنے کا حکم:

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری پر خرچ کرنے کا حکم صرف چہاردہ معصومین علیہم السلام نے ہی نہیں دیا بلکہ انبیآء ماسلف سے بھی اس بارے میں روایات وارد ہوئی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے عاشورا کے بارے میں سوال کیا تو جواب ملا اے موسیٰ علیہ السلام! اگر کوئی شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت میں ایک درہم خرچ کرے چاہے وہ طعام پر خرچ کرے یا غیر از طعام خرچ کرے تو خدا اس کو اس دنیا میں ستر گنا برکت عطا کرتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور وہ بہشت میں بڑی خوشحالی سے رہے گا۔ (مجمع البحرین ج ۳ ص ۱۸۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان لوگوں کو دعا کی ہے جو حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری پر خرچ کرتے ہیں۔(۱)

(۱) اصول کافی ج ۴ ص ۵۸۲، کامل الزیارات ص ۲۲۸ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۲ بحار الانوار ج ۹۸ ص ۵۲ ثواب الاعمال ص ۹۵ مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۱ مزار ابن المشھدی ص ۳۳۴

مجالس عزا کے آداب:

۱۔ مجالس عزا میں معصومین علیہم السلام کے فرامین کے کتبے لگائے جائیں اور بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرامین لکھے جائیں۔

۲۔ کوئی مجسمہ وغیرہ مجلس عزا میں نہ ہو جس سے لوگوں کی توجہ تقسیم ہوتی ہو۔

۳۔ ہر موسم کے لحاظ سے انتظام کیا جائے تاکہ موسم کی شدت عزاداروں کی توجہ نہ کر سکے اور سامعین غور سے خطاب، مرثیہ وسلام سن سکیں۔

۴۔ منبر اس جگہ رکھا جائے جہاں تمام لوگ خطیب کو دیکھ سکیں اور سپیکر کی آواز بھی تمام سامعین تک پہنچ سکے۔

۵۔ اگر ممکن ہو تو سامعین رُو بہ قبلہ بیٹھیں کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجالس میں قبلہ رو تشریف رکھتے تھے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۶۶۱)

۶۔ مجالس میں روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔

۷۔ بانیءِ مجلس عزاداروں کا استقبال کرے اور اختتام مجلس پر ان کو خدا حافظ کہے اور چند قدم ان کے ساتھ چلے۔

۸۔ اگر بانی مجلس کے لیے ممکن ہو تو ان کے آنے، جانے کا بندوبست بھی کرے۔ کیونکہ اس سے لوگ مجالس عزاء میں زیادہ تعداد میں شرکت کریں گے۔

۹۔ مجالس عزاء میں دعائیں مانگی جائیں۔ کیونکہ مجالس عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام محل نزولِ رحمتِ خدا اور باعث بخشش گناہ ہیں۔

۱۰۔ عزاداری میں کام کرنے والوں، خطیبوں، ذاکروں اور نوحہ خوانوں کا احترام کیا جائے۔

۱۱۔ مجالس عزاء کا انعقاد خلوص پر مبنی ہو۔

موضوع مجالسِ عزا:

مجالس عزاداری حضرت سید الشہداءؑ میں خطیب و ذاکر کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام معارف شیعہ، اعتقادات، اخلاق، احکام اور سیرت چہاردہ معصومینؑ کے بارے میں گفتگو کرے۔ آبِ فرات، پیاس، ظلم، مظلوم اور دیگر مصائبِ کربلا بیان کرے اور دشمنان کی جسارتیں بیان کرے جو اہلبیتؑ پر کی گئی ہیں۔

خطیب معجزات و کرامات حضرت امام حسینؑ بیان کرے۔ تاکہ قلوب مومنین کو جلاء ملے اور شجاعت حُسینیہؑ اور دیگر ائمہ کے بارے میں بھی مفصل بیان کرے۔ واقعات کربلا میں درج ذیل موضوعات کے متعلق گفتگو کی جائے۔

حضرات معصومینؑ کی شجاعت، فضائل اور مناقب بیان کیے جائیں۔

حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی کائنات عالم میں تاثیر۔

خواص عزاداری از روایات معصومینؑ۔

آنسوؤں کے خواص اور فوائد بر سید الشہداءؑ۔

حضرت امام حسینؑ کی زیارت اور معجزات و کرامات۔

حضرت امام حسینؑ کی خاک شفاء کے فضائل۔

حضرت زینب عالیہؑ کے فضائل، اخلاقیات، صبر، علم، فصاحت و بلاغت۔

حضرت قمر بنی ہاشمؑ کی زندگی کے بارے میں۔

اہل بیتؑ سے توسّل کے بارے میں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے اصحابؓ۔

زمین کربلا کی عظمت۔

احکام، حلال وحرام......اور دیگر موضوعاتِ ضروریہ۔

اسباب خوشحالی سے پرہیز:

ایام عزا میں اسبابِ نشاط وخوشحالی سے پرہیز کرنا چاہیے جیسا کہ عطر وغیرہ سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ جشنِ اہلبیت علیہم السلام میں عطر کا استعمال کرنا ممدوح ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری میں اس کو ترک کیا جائے اور اس بات کا ثبوت دیا جائے کہ حالتِ عزا ہمارے اوپر طاری ہے۔

غور سے سننا:

ہر عزادار کے لیے ضروری ہے کہ ذکرِ اہلبیت توجہ سے سنے۔ تاکہ کلامِ معصومین علیہم السلام کا احترام ملحوظِ خاطر رہے۔ اور سامع کے دل پر گفتگو اچھی طرح اثر انداز ہو۔

تکبر نہ کرنا:

حضرت امام حسین علیہ السلام کی مجلس تکبر کی جگہ نہیں ہے۔ مبادا یہ کوئی نہ کہے کہ خطیب ذاکر اور نوحہ خوان کا مرتبہ مجھ سے کم ہے اور ہم نیچے بیٹھیں اور وہ منبر پر!!

اہلبیت علیہ السلام کے دروازے پر انسان عاجزی وانکساری سے آئے تاکہ خدا اسے دنیا وآخرت کی عزت عطا کرے۔

ہمارے بعض جید علما عزاداروں کے پاؤں کی مٹی اپنے عماموں سے صاف کرتے تھے۔

باوضو:

عزادار کے لیے ضروری ہے کہ مجلس عزاء میں باوضو ہو کر تشریف لائے کیونکہ یہ مجلس محل نزول رحمتِ خدا، ملائکہ اور حضراتِ معصومین علیہم السلام ہے۔ مجلس عزا کی عظمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عزادار باوضو شرکت کریں اور یہ ان کے معنوی درجات کے لیے ضروری ہے۔

چھوٹے بچوں کو مجالس عزا میں لے جانا:

اپنے چھوٹے بچوں کے لیے مجالس عزاء بہت بڑی درس گاہ ہیں۔ یہاں بچے اعتقاد اور دیگر احکامِ دین و معارف کا علم حاصل کرتے ہیں۔

اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

(ادبو اولادکم بحب علی بن ابی طالب)(۱)

اپنے بچوں کی تربیت محبتِ علیؑ پر کرو کرو۔

عشرہ محرم الحرام میں عزاداری کی ترتیب:

بعض ممالک میں درج ذیل ترتیب سے عزاداری ہوتی ہے۔

1 محرم کے دن رات میں حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام

2 محرم کے دن رات میں داخلہ کربلا

---

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۴۹۳۔ بحار الانوار ج ۳۸ ص ۷ الصراط المستقیم ج ۲ ص ۶۸۔ علل الشرائع ج ۱ ص ۱۴۲ امالی الصدوق ص ۱۳۶

3 محرم کے دن رات میں — حضرت رقیہ علیہا السلام

4 محرم کے دن رات میں — طفلان حضرت زینب علیہا السلام

5 محرم کے دن رات میں — اصحاب، جناب حر علیہ السلام، جناب حبیب علیہ السلام

6 محرم کے دن رات میں — حضرت قاسم علیہ السلام۔ (مہندی حضرت قاسم علیہ السلام)

7 محرم کے دن رات میں — حضرت علی اصغر علیہ السلام

8 محرم کے دن رات میں — حضرت علی اکبر علیہ السلام

9 محرم کے دن رات میں — حضرت عباس علیہ السلام

10 محرم کے دن رات میں — شہادت و وداع حضرت امام حسین علیہ السلام

لیکن ہمارے ملک پاکستان میں چار محرم تک حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ سے تیاری پڑھی جاتی ہے اور بعض شہروں میں عاشور کے دن کربلا کے چار، پانچ یا تین شھداء کی شہادت یکے بعد دیگرے پڑھی جاتی ہے اور دیگر واقعات بھی موقع کی مناسبت سے پڑھے جاتے ہیں۔

حضراتِ انبیاء علیہم السلام اور میدان کربلا

حضرت آدم علیہ السلام:

جب آپؑ کا گزر میدان کربلا سے ہوا تو آپؑ کے پائے مبارک کو ٹھوکر لگی تو خون آلود ہو گیا۔ تو آپؑ کے لیے واقعہ کربلا بیان کیا گیا تو آپؑ نے بہت گریہ کیا اور اس وقت حضرت آدم سے کہا گیا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے آپؑ کا پاؤں زخمی ہوا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام نے چار مرتبہ یزید پر لعنت کی۔(۱)

(۱) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۴۵، عوالم جلد امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۴

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

جب آپؑ کا گزر کربلا کی زمین سے ہوا تو آپؑ کے گھوڑے کو ٹھوکر لگی تو آپؑ گھوڑے سے گر پڑے اور آپؑ کے سرِ اقدس پر چوٹ لگی تو خون جاری ہو گیا۔

آپ علیہ السلام نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا: کیا مجھ سے کوئی ترکِ اولیٰ ہوا ہے؟!

جبرائیلؑ نے کہا: نہیں بلکہ یہ وہ زمین ہے جہاں آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوں گے۔ خونِ حسین علیہ السلام کی وجہ سے تمہارا خون نکلا ہے۔ آپؑ کے لیے حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت کو بیان کیا گیا تو آپؑ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتل پر لعنت کی۔ (۱)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تو اس وقت بھی حضرت جبرائیل نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت بیان کی۔

اسی طرح حضرت جبرائیلؑ نے جناب زکریا علیہ السلام کے لیے واقعہ کربلا بیان کیا۔ (۲)

حضرت نوح علیہ السلام:

حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی اور اس کی حفاظت کے لیے پنجتن پاک کے نام کشتی میں نقش کیے تو حضرت امام حسین علیہ السلام کے نام مبارک کے نیچے سے سرخ رنگ کی رطوبت نمودار ہوئی تو آپؑ نے سوال کیا تو حضرت جبرائیلؑ نے واقعہ کربلا بیان کیا، تو حضرت نوح بہت روئے۔ (۳)

---

(۱) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۴۳، عوالم جلد امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۱ منتخب طریحی ص ۴۸

(۲) احتجاج ج ۲ ص ۲۷۲، بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۲۳ کمال الدین ص ۴۶۱ مدینۃ المعاجز ج ۸ ص ۵۷

(۳) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۳۰ نوادر المعجزات ص ۶۵ عوالم جلد امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۵

جب پانی نے پوری دنیا کو گھیر لیا تو جبرائیلؑ نے کہا اب آپؑ کی کشتی زمین کربلا پر ہے تو حضرت نوحؑ نے بہت گریہ کیا۔ منتخب طریحی ص ۴۸

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام، یوشع بن نون علیہ السلام کربلا کی زمین سے گزرے تو تلوار کا ایک ٹکڑا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاؤں میں لگا تو خون جاری ہوگیا، آپؑ نے خدا سے سوال کیا۔

جبرائیل آئے اور کہا کہ یہ کربلا ہے شہادت حسین علیہ السلام کی وجہ سے تمہارا خون نکالا گیا ہے۔ اس کے بعد جبرائیل نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت بیان کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپؑ کے تمام ہمراہیوں نے گریہ کیا۔ (۱)

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زمین کربلا سے گزرے اور انہوں گریہ کیا اور انہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت کی۔ (۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ظہور کے وقت جبرائیل علیہ السلام نے آپؑ کی شہادت کی خبر دی تو تمام اہلبیت علیہم السلام نے گریہ کیا۔ (۳)

کتبِ مقتل ومناقب:

سب سے پہلی مقتل کی کتاب ''مقتل الحسین علیہ السلام'' اصبغ ابن نباتہ کی ہے جو کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے صحابی ہیں اور ۱۰۰ ہجری کے بعد فوت ہوئے۔

دیگر کتب مقتل ابی مخنف، مصابیح القلوب، نور الائمہؑ، مقتل الشہداء، مقتل الحسین علیہ السلام، ابوالمفاخر

(۱) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۴۴۔ عوالم جلد امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۳

(۲) بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۴۴۔ عوالم جلد امام حسین علیہ السلام ص ۱۰۳

(۳) بحار الانوار ج ۴۳ ص ۲۴۹

شیعی کی ہے۔

قدیم زمانہ سے مجالس عزاء میں مناقب اور مدحت بھی بیان کی جاتی تھی۔ اس سلسلہ میں معتبر کتب اور مشاہیر شعراء کے دیوان پڑھے جاتے تھے۔ دعبل، کمیت، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

الحمد لله الذی جعل فی الناس من بغد الینسا ویمد حنا ویرنی لنا (۱)

حمد ہے اس خدا کی جس نے ایسے لوگ بنائے جو ہماری مدحت کرتے ہیں اور ہمارے لئے مرثیہ پڑھتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے۔

ماقال مومن شعرا یمد حنا به الاّ بنی الله مدینه فی الجنة اوسع من الدنیا سبع مرات (۲)

جس نے ہماری مدحت میں ایک شعر کہا تو خدا اس شعر کے بدلے شاعر کو ایسا محل عطا کرے گا جو اس دنیا سے سات گناہ بڑا ہوگا۔

خواتین کی نوحہ خوانی:

مستورات کی جداگانہ نوحہ خوانی کی ابتداء رہائی شام، ورودِ کربلا و مدینہ کے وقت سے ہوئی ہے۔ اور اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور تک جاری رہے گی۔ سب سے پہلے شام میں مجلس عزاء اور نوحہ خوانی مستورات کی ابتداء ہوئی اس کے بعد کربلا میں

---

(۱) کامل الزیارات ص ۵۳۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۹۹، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۷۴

(۲) عیون اخبار الرضا علیہ السلام ج ۷ ص ۱۵

اور پھر مدینہ میں۔ (تاریخ عزاداری بر حسین ابن علی علیہ السلام ص ۱۲۰)

واضح رہے کہ یہ رسم بلادِ عالم میں اب بھی ہے اور مردوں کی مجالس میں پردہ کے پیچھے مستورات شریک ہوتی تھیں اور یہ امر تو آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے دور میں بھی واضح تھا اور تاکید بھی کی گئی تھی۔ اور کافی خُطباء اور شعراء نے معصوم علیہ السلام کی خدمتِ عالیہ میں ذکرِ امام حسین علیہ السلام بیان کیا تو آپ علیہ السلام حضرات نے مستورات کے لیے پردہ کا بندوبست کرایا تاکہ وہ بھی مجلس عزاء میں شریک ہو سکیں۔

مٹی ملنا:

مرحوم سید ابوالحسن اصفہانی تاسوعا اور عاشور کو اپنے عمامہ پر مٹی ملتے تھے اور مجلس عزا میں شریک ہوتے تھے۔

مرحوم سید حسین علیہ السلام بروجردی کی آنکھیں خراب ہوگئی تھیں۔ علاج معالجہ بھی مفید ثابت نہ ہو سکا۔ ماہ محرم آیا تو اس میں ایک دستہ عزاداروں کا گزرا جنہوں نے اپنے جسم کو گارا مٹی سے لیپ کیا ہوا تھا تو تھوڑی سی مٹی عزادار کے جسم سے لی اور اپنی آنکھوں پر ملی تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے۔

پابرہنگی:

عزاداری میں پابرہنہ شریک ہونا شدتِ محبتِ اہلبیت علیہم السلام کی علامت ہے اور آل محمدؐ کی سنت ہے جو کربلا کے میدان میں پابرہنہ دوڑتے رہے۔

نجفِ اشرف میں ایامِ عاشورا میں بہت بڑے علماء جن میں میرزا محمد نائینی سید جمال گلپائیگانی، سید محمد ہادی میلانی اور دیگر جید علماء، مٹی اپنے سروں میں ڈالتے تھے اور سینہ زنی

کرتے تھے اور بعض علماء تو اپنے چہرے کو بھی خاک آلود کر دیتے تھے اور ماتم داری، گریہ اور عزاداری کے لیے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے صحن اطہر میں آتے تھے۔(۱)

میرزا شیرازی عزاداری میں سیاہ لباس پہنتے تھے اور دیگر علماء کے ساتھ پا برہنہ سامرہ سے کربلا پیدل جایا کرتے تھے۔ درحالانکہ سب سے پہلے گریہ کنان اور سینہ زنان حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت عباس کے حرم میں داخل ہوتے تھے۔(۲)

میرزا قمی اپنے گھر میں مجلس عزاء ختم کرنے کے بعد پا برہنہ تمام لوگوں کے ہمراہ حضرت معصومہ علیہا السلام قم کے حرمِ اطہر میں آتے تھے اور اپنی پیشانی پر مٹی ملتے تھے۔ ماتم کرتے ہوئے، روتے ہوئے حرم میں داخل ہوتے تھے۔(۳)

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو قدیم تاریخ (500, 400, 363, 358)اور 555 صدی قمری سے معلوم ہوتا ہے۔ علماء شیعہ سر برہنہ اور پا برہنہ عزاداری میں شرکت تھے۔(۴)

سینہ زنی کی ابتداء:

سب سے پہلے معز الدولہ دیلمی از آل بویہ نے حکم دیا کہ ماتمی دستے اعلانی طور پر سینہ زنی کریں تو جو آج کل کیفیت ہے۔ اس کیفیت میں دستے سڑکوں پر آئے اور انہوں نے ماتم داری سینہ زنی کی اور علماء وفقہاء نے بھی آج تک اس کی تائید کی ہے۔

(۱) عزاداری سُنی شیعان ج ۲ ص ۲۰۷

(۲) عزاداری سُنی شیعان ج ۲ ص ۱۲۰

(۳) عزاداری سُنی شیعان ج ۲ ص ۱۵۹

(۴) تاریخ تشیع در ایران۔ مراجعہ کریں۔

ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیٹیوں اور بہنوں نے ماتم کیا۔(۱) اور اپنے چہرے پر زخم لگائے اپنے گریبان چاک کیے، انہوں نے اس انداز میں حزن وغم کا اظہار کیا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے یہ سب کچھ مشاہدہ کیا اور اسکی تائید کی۔(۲)

نو اور دس محرم کی رات شیخ الاعظم مرتضیٰ انصاری کے گھر مجلس کے بعد ماتم داری ہوتی تھی۔ ایک سال مجلس طولانی ہوگئی تو شیخ موصوف نے ہمسائیوں کی مراعات کرتے ہوئے کہا کہ آج رات ماتم داری نہیں ہوگی۔ تو لوگ شیخ موصوف کے گھر کے باہر کھڑے ہوگئے اور کچھ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تو شیخ موصوف کو بہت جلد ہی نیند آگئی اور فوراً بیدار ہو گئے اور تمام لوگوں کو بلانے لگے اور ماتم داری کے لیے کہا اور خود بھی ماتم داری کی۔ اور کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے عزاداروں کی پذیرائی کی جائے۔

تو لوگوں نے دریافت کیا کہ پہلے آپ نے کہا کہ ماتم داری نہیں ہوگی اور اب آپ بلا رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صدیقہ طاہرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ تو نے عزاداروں کو ماتم داری حسین علیہ السلام کے لیے کیوں روکا ہے؟! اس لئے میں نے تمہیں بلایا اور ماتم داری کی۔(۳)

شیخ عبدالکریم حائیری مرحوم کے دور میں تمام طلاب اور علماء پابرہنہ، چہرے اور سر پر خاک ڈالے اور

---

(۱) تاریخ الامامین الکاظمین شیخ جعفر نقدی ص ۵۵

(۲) کتاب ابواب الجنان (خضر بن شلال) فصل ششم قسمت چہارم

(۳) عزاداری سنتی شیعان جلد۲ ص ۲۸۰

بغیر عبا کے ماتم کرتے ہوئے نوحہ پڑھتے ہوئے حضرت معصومہ علیہا السلام قم کے حرم میں داخل ہوتے تھے۔اور مرحوم شیخ حائیری بھی ماتمی دستہ میں شریک ہوتے تھے۔

ہمارے بڑے اور جید مراجع کرام عاشور کے دن مٹی اور راکھ پر بیٹھتے تھے۔(۱)

آگ پر ماتم

ننگے پاؤں آگ پر ماتم کرنا مختلف شہروں میں مرسوم ہے۔کربلا اور دیگر شہروں میں بھی لوگ آگ پر ماتم کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ایران میں بھی متداول ہے اور ہندو پاک میں تو قدیم زمانے سے آج تک آگ پر ماتم کیا جاتا ہے۔

خداوند متعال نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ گلزار کی تھی اور یہ خدا کا لطف وکرم حضرت امام حسین علیہ السلام کے عزاداروں کے لیے بھی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا ایمان کی علامت ہے

حضرت امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن اپنے بیٹے کے ذریعے ہماری طرف پیغام بھیجا ہے۔

یا ولدی، بلغ شیعی عنی السلام، فقل لھم ان ابی مات غریباً فاندبوہ ومضی شھید افابکوہ (۲)

اے میرے بیٹے! میرے شیعوں کو میرے سلام کہنا اور ان سے کہنا میرے بابا جانؑ عالمِ غربت میں قتل ہوئے ہیں پس ان پر آہ وزاری کرو اور وہ شہید ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے پس ان پر آنسو بہاؤ۔

(۱) عزاداری سنتی شیعیان ج ۲ ص ۳۴۵

(۲) شجرہ طوبی ج ۵ ص ۴۵۱۔کلمات امام حسین ۴۵۸ ذریعۃ النجاۃ ص ۱۳۹

انا قتیل العبرہ. ماذکرت عند مومن ولا مومنہ الابکی واغتم لمصابی (۱)

میں شہید اشک ہوں! جس مومن اور مومنہ کے سامنے میرا ذکر کیا جائے وہ میرے مصائب پر ضرور روتے ہیں۔

رونے والوں پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی نظر رحمت

کروڑوں لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام پر روتے ہیں اور ان کے علم میں ہے کہ ہمارے مولا حضرت امام حسین علیہ السلام ہمارے اعمال دیکھتے ہیں جو لوگ آپ علیہ السلام سے محبت کا اظہار کرتے ہیں تو حضرت امام حسین علیہ السلام ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امام حسین علیہ السلام بہشت سے اپنی قبر کے ہر زائر کو دیکھتے ہیں اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اپنے تمام عزاداروں کو ان کے والدین سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ حسین علیہ السلام کے عزادار کس فرح وسُرور میں ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہے۔ (۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونے والوں کے لیے رحمتِ خداوندی

حضراتِ معصومین علیہم السلام سے روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونے والوں پر خدا صلوات اور رحمت بھیجتا ہے۔ اور خداوندِ عالم ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ عزاداروں کے آنسو شیشیوں میں بند کرو اور خازن بہشت کو دے دو۔ قیامت کے دن ان کو آبِ حیات میں شامل کیا جائے گا تو اس کا ذائقہ ہزار درجے بہتر ہو جائے گا۔ اور ان اشکوں کو آتش جہنم پر

(۱) کلمات امام حسین علیہ السلام ص ۶۵۰

(۲) کامل الزیارات ص ۲۰۶۔ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۰۸

ڈالا جائے گا تو وہ رونے والوں سے دور بھی ہو جائے گی اور بجھ بھی جائے گی۔(۱)

قبولیت دعا

حضرت امام حسین علیہ السلام کی مجلس عزاداری، ماتم داری اور گریہ وزاری کے بعد دعا کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

آنکھ کے آنسو، خشوعِ قلب اور رحمت الٰہی میں سے ہیں۔ جب ان کو پاؤ تو دعا مانگنا مت بھولنا۔(۲)

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا گریہ اور ماتم داری

حضرت امام زمانہ علیہ السلام ہر صبح وشام حضرت امام حسین علیہ السلام کا نوحہ پڑھتے ہیں اور پانی کے بدلے خون روتے ہیں جیسا کہ یہ بات زیارتِ ناحیہ سے ثابت ہے۔

علامہ سید مہدی بحر العلوم بھی نہایت بڑے عزادار تھے اور وہ کرتا اتار کر ماتمی دستوں میں ماتم کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ بڑی تیزی سے ماتمی دستے میں شریک ہوئے اور سینہ زنی کرنے لگے۔ جب ماتم داری اختتام کو پہنچی تو لوگوں نے جلدی اور تیزی سے آنے کی وجہ دریافت کی تو بحر العلوم نے جواب دیا۔ میں نے حضرت امام عصر کو دیکھا کہ وہ ماتمی دستے میں شریک ہیں۔ اس لئے میں نہایت ہی جلدی سے شریک ہوا۔(۳)

---

(۱) تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام ص ۳۶۹۔ بحار الانوار ج ۸ ص ۳۱۲ کامل الزیارات ص ۲۰۷ وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۰۸

(۲) مکارم الاخلاق ص ۳۱۷ مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۲۰۷

(۳) امام زمان علیہ السلام اور مہدی بحر العلوم ص ۱۹۶

تباکی:

حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونے اور ماتم کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ رونے کے ساتھ ساتھ (تباکیٰ) یعنی رونے کی شکل بنانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے نہیں روسکتا تو وہ کم از کم رونے کی شکل ضرور بنائے۔

من بکیٰ علی الحسین علیہ السلام او ابکیٰ او تباکیٰ وجبت له الجنة

جو حسین پر رویا، جس نے رُلایا یا جس نے رونے کی شکل بنائی اس پر جنت واجب ہے۔

آنسوؤں کے لیے مخصوص رومال

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے لیے نکلے ہوئے آنسو کسی پاک اور مخصوص رومال سے صاف کیے جائیں۔ کیونکہ زمانہ قدیم سے علماء اور عزادار بطور تبرک وہ رومال اپنی قبر میں لے جاتے ہیں۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام جب شام سے کربلا اور کربلا سے مدینہ پہنچے تو حضرت محمد حنفیہؒ سے ملاقات کے وقت آپ علیہ السلام نے بہت گریہ کیا اور لوگوں نے دیکھا تو آپ ایک مخصوص کپڑے سے اپنے اشکِ مبارک صاف کرتے تھے۔(۱)

چہرے پر ماتم اور گریبان چاک کرنا

انسان کو جب عام اور معمولی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اپنے چہرے پر طمانچے مارتا ہے۔ اس مصیبتِ عظمیٰ واقعہ کربلا پر بھی اپنے چہرے پر طمانچے مارنا بالکل جائز ہے۔

---

(۱) اشک ماخونین در سوگ امام حسین علیہ السلام ص ۵۱۳-۵۱۴

کیونکہ جنت کی حوریں بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی ماتم داری میں اپنے چہرے پر طمانچے مارتیں ہیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا فرمان ہے۔

لطمت عليك الحور العين (۱)

امام حسین علیہ السلام کے لیے جنت کی حوریں اپنے چہروں پر طمانچے مارتیں ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

لقد شققن الفاطميات الجيوب ولطمن الخدود على الحسين بن على و على مثله فلتلطم الخدود وتشق الجبوب (۲)

مخدراتِ عصمتؑ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر گریبان چاک کیے اور اپنے چہروں پر طمانچے مارے اور حضرت حسین علیہ السلام کی طرح ہر شہید پر گریبان چاک کیا جائے اور اپنے چہرے پر طمانچے مارے جائیں۔

عاشور کے دن پانی کی سبیلیں لگائی جائیں

خداوند عالم کی پسندیدہ سنت یہ ہے کہ پیاسے کو پانی پلایا جائے، بالخصوص جہاں پانی نہ ہو یا گرمی زیادہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

جہاں پانی ہو تو اگر کوئی کسی کو پانی پلائے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا ہے اور جہاں پانی نہ ہو

....

(۱) المزار ابن المشهدی ص ۵۰۶

(۲) تہذیب الاحکام ج ۸ ص ۳۲۵ ۔ وسائل الشیعہ ج ۲۲ ص ۴۰۲ عوالی اللئالی ج ۳ ص ۴۰۹

اور وہ پانی پلائے تو گویا اس نے ایک نفس کو زندہ کیا ہے اور اسے دوبارہ زندگی عطا کی ہے۔

جس نے ایک نفس کو زندہ کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو زندہ کیا۔(۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اگر کوئی شخص عاشور کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک کسی کو پانی پلائے تو گویا اس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے پورے لشکر کو پانی پلایا ہے۔(۲)

اور یہ بھی ضروری ہے کہ پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کیا جائے۔ کیونکہ حضرت علیہ السلام کا فرمان ہے۔ اے میرے شیعو! جب بھی ٹھنڈا پانی پینا میری پیاس کو ضرور یاد کرنا۔

اگر کوئی شخص پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاس یاد کرے اور آپؑ کے قاتلوں پر لعنت کرے، اس کا اجر وثواب یہ ہے کہ اس نے گویا عاشور کے دن حضرتؑ کے معصوم بچوں کو پانی پلایا ہے۔ اور آنحضرتؑ کی آواز پر لبیک کہا ہے۔

اور آپؑ کے ساتھ شہید ہوا ہے۔

اس باب میں کافی احادیث ہیں۔ اختصار کی وجہ سے انہی پر اکتفا کیا ہے۔

روزِ عاشور

عاشور کے دن گھروں میں کھانا نہیں بنانا چاہیے، ایک دن پہلے نہایت ہی سادہ سی چیزیں تیار کرلیں جو کہ عاشور کے دن فاقہ شکنی کے بعد کھانی چاہئیں۔

(۱) کافی ج ۴ ص ۵۷

(۲) کامل الزیارات ص ۳۲۵

عاشور کے دن ہنسی مذاق سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

لباس سیاہ اور نہایت سادہ پہننا چاہیے۔

ذاکرین اور علماء کو بطور خاص پابرہنہ سر برہنہ ہونا چاہیے۔

تمام مومنین بھی مجالس عزاء میں پابرہنہ شرکت کریں۔

سروں میں راکھ یا مٹی ڈالنا چاہیے۔

مومنین ایک دوسرے کو گلے مل کر رُو رُو کر حضرت امام حسین علیہ السلام کا پرسہ دیں۔

دنیاوی کاروبار زندگی نہیں کرنا چاہیے۔

عاشور کے دن خرید وفروخت بھی نہیں کرنا چاہیے۔

عاشور کا دن مومنین کے لیے مصیبت کا دن ہے اور دشمن اہلبیتؑ کے لیے عید کا دن ہے۔

اعمال روزِ عاشور بھی بجالانا نہایت ضروری ہیں۔

اور شبِ عاشور جاگ کر گزارنا چاہیے اس میں بہت زیادہ ثواب ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت کرنی چاہیے۔

روزِ توبہ

عاشور کا دن توبہ کا دن ہے جس طرح حضرت حر علیہ السلام نے توبہ کی ہمیں بھی جناب حرؑ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔

شامِ غریباں

شامِ غریباں کی مجالس میں نہایت سادگی سے شرکت کرنا چاہیے اور اس مجلس میں بچوں کو

ساتھ لے کر شرکت کی جائے تاکہ ''آل رسولؐ'' کے ان یتیموں کو یاد کیا جائے جو جنگ، قتل و غارت تاراجی خیام کی وجہ سے سہمے سہمے ہیں۔ خدا لعنت کرے ان ظالموں پر جنہوں نے معصوم بچوں پر رحم نہیں کیا۔

بارہ محرم

اس دن بہت بڑے ماتمی دستے حضرت امام حسین علیہ السلام کی ضریحِ اطہر پر آتے ہیں ایک قبیلہ جو کہ کربلا معلّٰی سے دس فرسخ شرق کی طرف ہے یہ بارہ محرم کی صبح کو کربلا میں دوڑتے ہوئے آتے ہیں، ان کے ساتھ دیگر لوگ بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بھی اس دن عزاداری حضرت حسین علیہ السلام منانا چاہیے اور اس میں شرکت کرنی چاہیے۔

چہلم

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کی اس دن تاکید کی گئی ہے، حضرت زینب عالیہ علیہا السلام نے بھی ایک چہلم کربلا کیا تھا۔ یہ حزن وملال کا دن ہے۔ اس دن مجالسِ عزا برپا کرنا چاہئیں۔

عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے علماء اعلام کے نظریات

(محقق الدھر مرجع جہان تشیع حضرت علامہ میرزا نائینیؒ)

اہالیاں بصرہ! بعد از سلام، آپ لوگوں کے سوالات کے ٹیلی گراف موصول ہوئے جو کہ عشرہ محرم الحرام اور دیگر ایام میں عزاداری اور ماتمی دستوں کے متعلق تھے۔ ہم خدا کے لطف و کرم سے نجف اشرف پہنچ گئے ہیں تو آپ کے سوالوں کا جواب لکھ رہے ہیں۔

اول

ماتمی دستوں کا سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں عزاداری دکھانے کی غرض سے باہر آنا چاہیے یہ ایام عاشور میں ہو یا دیگر ایام میں تو یہ سب کچھ بغیر کسی شک شبہ کے جائز بھی ہے اور رجحان بھی ہے۔ یہ حضرات امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کا روشن ترین مصداق ہیں۔ یہ دعوتِ حسینی علیہ السلام کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ جو کہ ہر دور ونزدیک والوں کے لیے ممکن ہے۔ لیکن یہ پاکیزہ مشن ہر ناشائستہ کام سے دور ہو۔ غناء کے آلات اور دستہ جات کے اختلاف نہ ہو۔ اگر یہ عمل ہو تو فقط وہ عمل حرام ہے لیکن یہ حرام کام عزاداری میں سرایت نہیں کرنا ہے۔ کیونکہ یہ مصارف عمل ناپسند ہوا ہے۔ مثلاً یہ عمل ناروا، ناپسند، در عزاداری، مانند نامحرم کو در حالت نماز میں دیکھنا فقط نامحرم کو دیکھنا حرام ہے۔ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

دوم

چہرے پر طمانچے اور سینہ پر ماتم کرنے میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں ہے۔ اگرچہ اس سے چہرہ اور بدن سرخ یا سیاہ ہی کیوں نہ ہو جائے، بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ شانوں اور پشت پر زنجیر

مارے جائیں اور اتنی مقدار میں مارے جائیں کہ جسم سرخ یا سیاہ ہو جائے۔ بلکہ زنجیوں یا طمانچوں سے اگر خون ہی کیوں نہ نکل آئے۔ جائز ہے۔

بنا بر اقوی: سر یا پیشانی سے تلوار اور چھری سے خون نکالنا، اگر اس میں کوئی نقصان اور ضرر نہ ہو تو جائز ہے اور اقویٰ یہ ہے کہ خون بغیر کسی ضرر کے نکل آئے، اس انداز سے مارا جائے کہ اس کے بعد اور کوئی خون نہ نکلے۔

جو لوگ عارف ہیں اور "ضرب" لگانا جانتے ہیں وہ "قمہ" لگائیں، اگر قمہ مارتے وقت کسی نقصان کا خطرہ نہ ہو لیکن بعد میں اور خون بھی نکل آئے اور اتنا نکلے کہ اس کا کوئی ضرر نہ ہو تو وہ خون جو بعد میں نکلے گا وہ موجب حرمت نہیں ہوگا۔

جیسا کہ کوئی وضو کرے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے درحالانکہ اس کو کوئی ضرر و نقصان نہ ہو۔ خون اس کے بدن یا اعضاء سے باہر آئے اور اس کے بعد ضرر ظاہر ہو جب خون باہر آچکا ہو، لیکن احوط اور اولی یہ ہے کہ "قمہ زنی" یاد کرنے سے پہلے اپنے آپ کو خود قمہ نہ مارے، بالخصوص ان جوانوں کو احتیاط کرنی چاہیے جن کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے عشق وافر ہے، اور ان کے دل اس مصیبت عظمیٰ سے پُر ہیں۔ اگر وہ قمہ ماریں گے تو عشق میں وہ حد سے تجاوز بھی کر سکتے ہیں اس لئے ان کو احتیاط کرنی چاہیے۔ خداوند ان کو اس قول ثابت پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھے۔

سوم:

ظاہراً وہ کام جو تعزیہ داری میں معمول ہیں، جیسا کہ شبیہ بنانا، کئی صدیوں سے شیعیان اثنا عشریہ کی یہ عادت رہی کہ وہ روتے بھی ہیں اور رُلاتے بھی ہیں۔ بالخصوص عزاداری حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے، اگر یہ متضمن ہو کہ مرد، عورت کا لباس پہنے بنا بر اقوی اور ہم پہلے اس پر اعتراض کرنے والے تھے۔ اس کے جائز ہونے میں اور ہم جواز کو مشکل میں مقید کیا ہے۔ وہ

فتویٰ جو ہم سے چار سال پہلے صادر ہوا تھا۔ لیکن ہم نے دوسری مرتبہ مسئلہ کی طرف رجوع کیا ہے تو ہمارے نزدیک واضح ہو گیا ہے کہ مرد کا عورت کی شبیہ بننا اس وقت حرام ہے کہ مرد بالکل عورت کا حلیہ اختیار کرے اور مرد کی علامات اپنے آپ میں ختم کر دے۔ صرف مرد عورت کا لباس پہنے اور وہ بھی تھوڑے وقت کے لیے نہ یہ کہ علاماتِ رجوعیت ختم کر لے جیسا کہ تشبیہات معمولہ میں مقصود ہے (تو یہ حرام نہیں ہے) جیسا کہ ہم نے حاشیہ عروۃ الوثقیٰ میں یہ استدلال بیان کیا ہے۔ ضروری ہے کہ شبیہہ بنتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔ بالفرض وہ کسی حرام فعل کا مرتکب ہو بھی جائے تو یہ حرمت تشبیہ میں سرایت نہیں کرتی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

چہارم

ان ماتمی دستوں میں وہ چیزیں نہ پڑھی جائیں جو ہمارے لیے محقق نہیں ہوئی ہین۔ اگر ان کا استعمال لوگوں کو عزاداری کے لیے جمع کرنے کے لیے وارد ہوا ہے تو یہ شبیہہ ہے کہ جائز ہے راکب رکوب پر سوار ہو۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا، غیر شرعی چیزوں کا استعمال نہ جائے۔

مرجع شیعت حضرتِ علامہ محسن الحکیمؒ

جو کچھ ہمارے استاد اعظم (میرزا نائینیؒ) نے مرقوم فرمایا:

نہایت ہی متانت اور غایت وضاحت پر مشتمل ہے.......... اس قدر واضح ہے کہ دیگر فقہاء کی موافقت کی ضرورت نہیں ہے۔

(دوم محرم الحرام ۱۳۶۷ محسن الطباطبائی الحکیم)

مرجع شیعت حضرت علامہ شاہرودیؒ

جو کچھ ہمارے شیخ علامہ میرزا نائینیؒ نے مرقوم فرمایا ہے جو کہ سوالات کے جواب پر مشتمل ہے تو ہمارے نزدیک وہ حق ہے اور محقق ہے۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہمیں اور دیگر تمام مسلمانوں کو شعائرِ مذہب امامیہ برپا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

۳۰ ذی الحجہ الحرام ۱۳۶۶ المحمود الحسینی الشاہرودی

مرجع شیعیت حضرت علامہ سید عبدالہادی شیرازیؒ

جو کچھ حضرت علامہ میرزا نائینیؒ نے اس ورق پر مرقوم فرمایا ہے بالکل صحیح ہے۔

الاقل عبدالہادی الحسینی الشیرازی

مرجع شیعت حضرتِ علامہ الخوئیؒ

جو کچھ اہل بصرہ کے سوالات کے جوابات میں ہمارے شیخ اور استاد حضرت علامہ نائینی نے تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح ہے۔ ان جوابات کے مطابق عمل کرنے میں کوئی خوف وخطر نہیں ہے۔

الاحقر ابوالقاسم الخوئی

حضرت علامہ شیخ محمد حسن مظفرؒ

جو کچھ حضرت علامہ نائینی نے تحریر فرمایا ہے صحیح ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

محمد حسن بن الشیخ محمد المظفر

حضرت علامہ سید حسین حماميؒ

جو کچھ مرجع کبیر (میرزا نائینیؒ) نے فرمایا ہے صحیح ہے۔ شرعاً اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

الاحقر حسین الموسی الحمامی

مجاہد اکبر حضرت علامہ محمد حسین علیہ السلام کاشف الغطاءؒ

جو کچھ (میرزا نائینیؒ) نے اپنے فتویٰ میں فرمایا ہے وہ صحیح ہے۔

محمد حسین الکاشف الغطاء

مرجع عالیقدر حضرت علامہ محمد کاظم شیرازیؒ

جو کچھ میرزا نائینی اعلی اللہ مقامہ نے فتویٰ دیا ہے صحیح ہے

الاحقر محمد کاظم شیرازی

علامہ کبیر حضرت سید جمال الدین گلپایئگانیؒ

جو کچھ ہمارے شیخ اور استاد میرزا نائینی نے اس ورقہ پر تحریر فرمایا صحیح ہے اور میرے فتویٰ کے مطابق ہے۔

انا الاحقر جمال الدین الموسوی الگلپایئگانی

حضرت علامہ السید علی مدد الموسوی القائنیؒ

جو کچھ استاد مکرم والمعظم نے مرقوم فرمایا، وہ حق ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں کرتا مگر وہ لوگ شک کرتے ہیں جو شک وریب میں ہیں۔ (۱)

انا الاحقر الجانی علی مدد القائنی

(۱) البکاء للحسین علیہ السلام (میر جھانی)

ادعیہ واعمال محرم وصفر

اعمال شب اول محرم

رؤیت ہلال کے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر ربی وربک...... (۱)

نماز:

تین قسم کی نمازیں شب اول محرم پڑھنے کا حکم ہے۔

۱۔ سو رکعت، ہر رکعت میں سورہ حمد اور سورہ توحید ایک ایک مرتبہ

۲۔ دو رکعت، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ انعام اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ یٰسین کی تلاوت کی جائے۔

۳۔ دو رکعت، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور گیارہ مرتبہ سورہ توحید (۲)

جاگنا:

مصباح المتہجد میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جن راتوں کو نماز، دعا اور تلاوتِ قرآن پاک میں گزارنا چاہیے۔ ان میں سے پہلی محرم کی رات کا ذکر بھی کیا گیا ہے، یعنی تمام رات جاگتے ہوئے عبادت کے ساتھ گزاری جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس رات کے سب سے افضل ترین اعمال مجلس عزائے حسین علیہ السلام

(۱) اقبال الاعمال ج ۳ ص ۳۰۔ بحار الانوار ج ۹۵ ص ۳۲۴

(۲) بحار الانوار ج ۹۵ ص ۳۳۳، مستدرک الوسائل ج ۶ ص ۳۷۹

ذکر فضائل ومناقب امام حسین علیہ السلام ہیں۔(۱)

روزِ اول

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اول محرم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اس دعا کو تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

اللھم انت الا له القدیم

روزہ

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے جو شخص پہلی محرم کو روزہ رکھے اور خدا کو پکارے تو خدا اس کی دعا ضرور مستجاب کرے گا جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا مستجاب کرتا تھا۔(۲)

شیخ الطائفہ نے اپنی کتاب مصباح المتھجد میں فرمایا ہے کہ عشرہ محرم الحرام کے پہلے نو دن روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن عاشور کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے بلکہ عصر تک فاقہ رکھنا چاہیے اور عصر کے وقت تھوڑی سی خاک شفاء کھائے۔

نویں کا دن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ نویں کے دن جناب امام حسین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کا فوج یزید نے محاصرہ کر کے ان کے قتل پر لوگوں کو ابھارا اور اکٹھا کیا۔ ابن مرجانہ

....

(۱) مصباح المتھجد ص ۵۳۵

(۲) عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۶۸

اورابن سعد اپنی فوج کی کثرت کو دیکھتے ہوئے خوش ہو رہے تھے اور امام حسین علیہ السلام کی فوج کی قلت کو دیکھ کر حضرت امام حسین علیہ السلام کو ضعیف سمجھ رہے تھے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدد کے لیے کوئی ناصر و مددگار نہیں آئے گا اور عراق والے بھی آپ کی مدد نہیں کریں گے۔

آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا:

میرے ماں باپ اس غریب وضعیف حضرت امام حسین علیہ السلام پر فدا ہوں۔

اعمال شبِ عاشور

جاگنا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص عاشور کی رات بیدار ہو کر یعنی جاگ کر گزارے تو گویا اس نے تمام ملائکہ کے برابر عبادت کی۔(۱)

شب عاشور کی عظمت تمام شیعان جانتے ہیں، حضرت امام حسین علیہ السلام آپؑ کے اہلبیتؑ اور اصحابؓ نے یہ رات جاگ کر گزاری (۲)

اس رات حفاظتِ خیام ال اللہ حضرت عباس علمدار علیہ السلام کے سپرد کی گئی تھی۔

حضرت سجاد علیہ السلام کو حضرت زینب عالیہ علیہا السلام کے سپرد کیا گیا تھا۔

ضروری ہے کہ اس رات، ذکرِ مقتل اور عاشور کے دن کے واقعات سنتے ہوئے صبح کی جائے اور عزاداری اور سینہ زنی بھی کی جائے۔

---

(۱) الاقبال ج۳ ص۴۵ بحار الانوار ج۹۵ ص۳۳۶

(۲) الاقبال ج۳ ص۴۵ نور العین ص۳۳۶ بحار الانوار ج۹۵ ص۳۳۶

حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے کنارے رات گزارنا

جو شخص شبِ عاشور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور صبح تک قبر امام حسین علیہ السلام کے پاس رہے تو خداوند عالم اس شخص کو حضرت کے ساتھ زمرہ شہدا میں خون سے غلطان محشور کرے گا۔(۱)

نماز

شب عاشور چہار رکعت نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر رکعت سورہ حمد ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ پچاس مرتبہ۔ نماز کے بعد خدا کا ذکر کرے، اس کے بعد اہلبیت اطہار علیہ السلام پر درود بھیجے۔ اور اہلبیت اطہار علیہ السلام کے دشمنوں پر لعنت کرے۔(۲)

آداب شبِ عاشور

اس رات بالکل سادہ کھانا کھانا چاہیے۔ ہنسی مذاق سے مکمل اجتناب ہو۔ کربلا، نجف اور دیگر شہروں میں علماء و ذاکرین پابرہنہ اور سر برہنہ مجالس پڑھتے ہیں اور لوگ بھی اس حالت میں مجالس عزاء میں شرکت کرتے ہیں۔

اہلبیت علیہ السلام کے دشمنوں کی خوشی عاشور کے دن

سہل بن سعد صحابی شام میں داخل ہوئے تو آپؓ نے دیکھا کہ اہل شام نے نئے نئے لباس پہنے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ بازاری عورتیں

....

(۱) مسار الشیعہ ص ۲۵۔ بحار الانوار ج ۹۵ ص ۳۴۰

(۲) الاقبال ج ۳ ص ۷۴ و سائل الشیعہ ج ۸ ص ۱۸۲

طبل اور دف پر رقص کر رہی ہیں۔ دل میں اپنے آپ سے کہا: ''کیا یہ اہل شام کی کوئی عید ہے جسے ہم نہیں جانتے''۔

بعد میں معلوم ہوا کہ شام والے حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہداء کربلا کے کٹے ہوئے سروں کی آمد پر خوشی منا رہے ہیں۔(۱)

ابوریحان البیرونی عاشور کے بارے لکھتا ہے، بنی امیہ اس دن نیا لباس پہنتے ہیں اور اپنی زیبائش کرتے ہیں اور عید مناتے ہیں، ایک دوسرے کی دعوت کرتے ہیں اور مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں، یہ رسم ان کی حکومت کے بعد تک باقی اور جاری ہے۔

لیکن شیعیان جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی وجہ سے اس دن نوحہ خوانی اور ماتم داری کرتے ہیں۔(۲)

تعطیل روز عاشورا

عاشور کے دن چھٹی کرنا اس مصیبت عظمیٰ کا احترام ہے جو اہلبیتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوئی۔ آل ابویہ کے دور میں عاشور کی چھٹی قانوناً کی گئی۔ البتہ اس سے پہلے بھی شیعان جہاں کوئی کام بھی عاشور کو سوائے عزاداری کے نہیں کرتے تھے۔

یہ سن ۳۵۲ ہجری قمری کی بات ہے کہ حکومتی سطح پر باقاعدہ عاشور کی تعطیل کی گئی

---

(۱) اقناع الائم ص ۲۱۱، منتخب طریحی ص ۲۸۸، عوالم ۴۲۷

(۲) آثار الباقیہ ص ۳۲۱، الکنیٰ والالقاب ج ۱ ص ۴۳۱

روز عاشورا امام حسین علیہ السلام کی دعائیں

۱. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتي في كُلِّ كَرْبٍ وَ اَنْتَ رَجائي في كُلِّ شِدَّةٍ وَ اَنْتَ لي في كُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ بي ثِقَةٌ وَ عُدَّةٌ. كَمْ مِنْ هَمٍّ يَضْعُفُ فيهِ الْفُؤادُ وَ تَقِلُّ فيهِ الْحيلَةُ وَ يَخْذُلُ فيهِ الصَّديقُ وَ يَشْمِتُ فيهِ الْعَدُوُّ اَنْزَلْتُهُ بِكَ وَ شَكَوْتُهُ اِلَيْكَ رَغْبَةً مِنّي اِلَيْكَ عَمَّنْ سِواكَ فَفَرَّجْتَهُ عَنّي وَ كَشَفْتَهُ فَاَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَ صاحِبُ كُلِّ حَسَنَةٍ وَ مُنْتَهى كُلِّ رَغْبَةٍ.[1]

۲. بِحَقِّ يس وَ الْقُرْآنِ الْكَريمِ وَ بِحَقِّ طه وَ الْقُرْآنِ الْعَظيمِ يا مَنْ يَقْدِرُ عَلى حَوائِجِ السّائِلينَ يا مَنْ يَعْلَمُ ما فِي الضَّميرِ يا مُنَفِّسَ عَنِ الْمَكْرُوبينَ يا مُفَرِّجَ عَنِ الْمَغْمُومينَ يا راحِمَ الشَّيْخِ الْكَبيرِ يا رازِقَ الطِّفْلِ الصَّغيرِ يا مَنْ لا يَحْتاجُ اِلَى التَّفْسيرِ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بي كَذا وَ كَذا[2]

۳. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُتَعالِي الْمَكانِ، عَظيمُ الْجَبَرُوتِ، شَديدُ الْمِحالِ، غَنِيٌّ عَنِ الْخَلائِقِ، عَريضُ الْكِبْرِياءِ، قادِرٌ عَلى ما يَشاءُ، قَريبُ الرَّحْمَةِ، صادِقُ الْوَعْدِ، سابِغُ النِّعْمَةِ، حَسَنُ الْبَلاءِ، قَريبٌ اِذا دُعيتَ، مُحيطٌ بِما خَلَقْتَ، قابِلُ التَّوْبَةِ لِمَنْ تابَ اِلَيْكَ، قادِرٌ عَلى ما اَرَدْتَ، وَ مُدْرِكٌ ما طَلَبْتَ، وَ شَكُورٌ اِذا شُكِرْتَ، وَ ذاكِرٌ اِذا ذُكِرْتَ، اَدْعُوكَ مُحْتاجاً، وَ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فَقيراً، وَ اَفْزَعُ اِلَيْكَ خائِفاً، وَ اَبْكي اِلَيْكَ مَكْرُوباً، وَ اَسْتَعينُ بِكَ ضَعيفاً وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ كافِياً. اُحْكُمْ بَيْنَنا وَ بَيْنَ قَوْمِنا، فَاِنَّهُمْ غَرُّونا وَ خَذَلُونا وَ غَدَرُوا بِنا وَ قَتَلُونا، وَ نَحْنُ عِتْرَةُ نَبِيِّكَ وَ وُلْدُ حَبيبِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، الَّذِي اصْطَفَيْتَهُ بِالرِّسالَةِ وَ ائْتَمَنْتَهُ عَلى وَحْيِكَ، فَاجْعَلْ لَنا مِنْ اَمْرِنا فَرَجاً وَ مَخْرَجاً بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.[3]

(۱) الارشاد ج ۲ ص ۹۶، بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴، مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۱۱۲، وقائع الایام ص ۳۳۷

(۲) الدعوات (راوندی) ص ۵۴، بحار الانوار ج ۹۲ ص ۱۹۶، کلمات امام حسین علیہ السلام ص ۴۸۸

(۳) الاقبال ج ۳ ص ۳۰۴، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۳۴۸